لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۴ — کلکتہ : یکشنبہ ۴ اگست ۱۹۱۲ ع — جلد ۱

فہرست

مضامین		تصاویر	
شذرات	۱		
ایڈیٹوریل نوٹس	۳	محمود شوکت پاشا اسپیچ دے رہے ہیں	۳
مقالات	۷	عثمانی ہوائی جہاز کی رسم افتتاح	۴
نامورانِ غزوۂ طرابلس	۹	زوارہ کا عثمانی کیمپ	۹
کارزارِ طرابلس	۱۰	ملازم احمد خیری بک	۹
مغرب اقصیٰ	۱۴	ساحل بیروت پر گولہ باری	۱۰
ظلم اسلامی	۱۵	مراکو کا بے تاج بادشاہ	۱۴

الهـــــلال

—*—

(الهـــلال) کی بالفعل دو ہزار کاپیان شائع کی جاتی ہین
ہر ہفتی تعداد بڑہتی جاے گی ۔

اُسکی اشاعت زیادہ تر تعلیم یافتہ اور اعلی طبقی مین
ہی جو عام اخبارات کو بہت کم دیکھتی ہین ۔

(اشتہارات) کیلئی ٹائٹل پیج کی دو صفحی مخصوص
کردے گئی ہین

یورپ مین اشتہار کی ترتیب اور اشاعت ایک مستقل
فن ہی ، اشتہار کیلئی پہلی چیز یہ ہی کہ وہ با وجود
اشتہار ہونی کی اپنی اندر کوئی ایسی کشش رکھی کہ اخبار
کی مضامین سی ہٹ کر نظرین اسکی گرویدہ ہوجائین ، انگریزی
اخباوات ورسائل مین اسکی لیئی طرح طرح کی تدبیرین
کی جاتی ہین ، لیکن اُنمین سی اکثر ایسی ہین جو پتھرکی
چھپائی مین ممکن نہین ۔

مثلاً اشتہار مین خوشنما ہاف ٹون یا انگریو نیگ
تصویر دیدی ، یا خوشخط اور خوبصورت لکھواکر اسکی
فوٹو کا بلاک بنوالیا ، یا کوئی ایسا طغرا اور نقشہ درج کردیا
جسکی وجہہ سی اشتہار تمام اخبار مین ممتاز رہی ، اور
نظرین مجبور ہو ہوکر اُسپر پڑین ، لیکن یہ تمام باتین
بغیر (ٹائپ) کی چھپائی کی محال ہین

(الہـلال) پہلا اُردو رسالہ ہی جو ان چیزون کا
انتظام کرسکتا ہی

البتہ ہرقسم کی اشتہار کی شرح اجرت علحدہ ہوگی
خط و کتابت سی دریافت کیا جاسکتا ہی

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ايك هفته وار مصور رساله

مقام اشاعت
٧-١ مكلاوڈ اسٹريٹ
كلكته

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكني بابي الكلام الدهلوي

قيمت
سالانه ٨ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ١٢ آنه

نمبر ٤ — كلكته : يكشنبه ٤ اگست ١٩١٢ ع — جلد ١

شذرات

بعض حضرات شايد (الهلال) كي تصويروں كو مختلف حالت ميں پاكر اسے پريس كي بدنظمي كا نتيجه سمجهتے هوں ' ابتدائي كام هونے كي وجه سے بهت سي باتوں ميں بدنظميوں كا هميں خود اعتراف هے جو رفته رفته دور هوتي رهيں گي ' ليكن تصويروں كے بارے ميں تو يقين دلاتے هيں كه ايسا نهيں هے ' هم نے اول تو تصويروں كے بلاك بنانے كا انتظام جس كارخانے كے سپرد كيا هے وه تمام هندوستان ميں اول درجے كا كارخانه هے اور يه كهنا ضروري نهيں كه كلكته سے بهتر ان چيزوں كا انتظام اور كهيں نهيں هوسكتا ' پهر اخبار كيلئے (پيبن) كي ڈبل كراؤن مشين الگ اور مخصوص هے اور اس فن كے جاننے والے جانتے هيں كه چهپائي كے نازك كاموں كيلئے اس كارخانے اور اس سائز كي مشين مشهور هے ' هم نے اسپر بهي اكتفا نهيں كيا اور خاص هاف ٹون كي چهپائي كي ٹيڈل مشين بهي خريد لي اور بعض تصويروں كو اخبار سے الگ چهاپنے كا انتظام كيا ' انشاء الله تعالے رنگين اور مختلف رنگوں كي چهپي هوئي تصويريں عنقريب هم اسي مشين پر چهاپكر شائع كرسكيں گے پهر روشنائي بهي جو هم استعمال كرتے هيں نهايت اعلے قسم كي هے اور ظاهر هے كه اس سے زياده اور كيا انتظام كرسكتے هيں ؟

ليكن اسميں شك نهيں كه باوجود اسكے بعض تصويريں ديكهنے ميں كسي قدر مدهم اور صاف و نماياں نهيں هوتيں ليكن اسكا سبب يه هے كه جن تصويروں سے نقل كي گئي هيں خود وه عمده اور نماياں نه تهيں ' پہلے نمبر ميں شيخ محمد عبده ' سيد رضا وغيره كي اصل تصويريں نهايت عمده تهيں اسلئے انكا هاف ٹون بهي نهايت عمده طيار هوا ' ليكن (جنگ طرابلس) كي تصويروں كے لئے تو اسي كو غنيمت سمجهنا چاهئے كه ميسّر آجاتي هيں ' اچهے اور برے كے سوال كي يهاں گنجايش نهيں ' پهر بهي ناظرين كو معلوم نهيں كه ان تصويرونكو قابل اشاعت بنانے كيلئے كسقدر وقت صرف كرنا پڑتا هے اور كس درجه ديده ريزي سے انپر ايك نيا رنگ چڑها كر نقل لي جاتي هے ' انشاء الله هم نے تصاوير كا جو نيا بندوبست كيا هے اسكي تكميل ميں اب زياده دير نهيں هے ' اُس وقت هم جنگ طرابلس اور نيز مختلف مضامين كے متعلق تصويريں نهايت عمده شائع كرسكيں گے اور رسالے كي دلچسپي بهت بڑهجاے گي -

---

اور سچ پوچهئے تو تصويرونكي اشاعت تو همارا ايك ضمني كام اور زياده تر اسلئے هے كه :

بزم ميں اهل نظر بهي هيں تماشائي بهي

ورنه في الحقيقت همـــاري اصلي دلچسپي اور شغف كيلئے تو صفات الهيه كا وه مرقع كافي هے ' جسكي نسبت خود اُسكے بنانے والے نے كها هے كه : (لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة) قران بهي اسي تصوير الهي كا عكس هے (خلقه القران) اور ان تصويروں سے جنكو محويت هوگئي هے وه انسانوں كي كاغذ پر بنائي هوئي تصويروں كو ليكر كيا كرينگے ؟

مسلمانوں کو تو چاهئے که اس مرقع کو ڈهونڈهیں' اور اسکے الهي صفات کے خط و خال کے دیکهنے میں ایسے محو هوجائیں که دوسري جانب پهر نظر اٹهانے کي مهلت هي نه ملے : فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجاً مما قضيت ويسلموا تسليما (۴ : ۶۹) لا يومن احدكم حتى احب الي من والده و ولده' والناس اجمعين (الحديث)

خوش دلکش ست قصهٔ خوبان روزگار
تو یوسفي و قصهٔ تو احسن القصص

تصویروں کي اشاعت کا وعده کرلینے کي وجه سے علاوه اُن کثیر اخراجات کے (جنکا ناظرین کسي طرح اندازه نهیں کرسکتے جب تک اس کام کا تجربه نه کرچکے هوں) اور جو طرح طرح کي دقتیں (الهلال) سے هر هفتے دست و گریباں هوتي رهتي هیں' انکو هم کهاں تک بیان کریں' پچهلا نمبر جبکه نهایت تیزي سے چهپ رها تها' یکایک (ایمپوز) کرتے هوے معلوم هوا که (ساحل بیروت پر گولے باري) کي تصویر جسکا نام تائٹل پیج پر چهپ چکا هے' ٹائپ کي سطح سے بلند هوجانے کي وجه سے کسي طرح نهیں آسکتي' اور اسکو تهوڑے وقت کے اندر درست بهي نهیں کیا جاسکتا' بالاخر مجبور هوکر نکالدیني پڑي اور فهرست تصاویر کے خلاف (ایراني مجاهدین) کي تصویر اسکي جگه رکهدي گئي' پهر بهي کام اسلئے جاري رها که هر وقت کافي ذخیره طیار تصاویر کا موجود رهتا هے ورنه اس دقت کا تو کوئي علاج هي نه تها -

---

شیخ عبد الله صاحب ایڈیٹر خاتون نے ایک چهپا هوا مضمون بغرض اشاعت بهیجا هے' جسمیں (انجمن تبلیغ الاسلام) کي طرفسے اشاعت اسلام کیلئے قوم سے اپیل کي گئي هے - هم اُسے درج کردیتے' لیکن مضمون اتنا بڑا هے که کم از کم (الهلال) کے چار کالم اُس سے رُک جائیں گے ' اور پهر همارے خیال میں اُسکي اشاعت سے کوئي مفید نتیجه حاصل بهي نهیں -

اشاعت اسلام همارے عقیدے میں ایک ایسي تحریک هے جسکا اگر کوئي صحیح اور موصل الی المقصود انتظام هوسکے تو آجکل کي تمام تحریکیں اور بڑے سے بڑے کام اُسکے آگے هیچ هیں اور مسلمانوں کو تمام کام چهوڑ کر صرف اسي کے پیچهے اپنا وقت اور روپیه لگادینا چاهئے مگر مشکل یه هے که یه مسئله جن سخت مشکلات اور پیچ در پیچ دقتوں میں ملفوف هے اسکي لوگونکو خبر نهیں' اور وه سمجهتے هیں که دس پندره روپیه کي قیمت کے چند مولوي اور مولود خواں نوکر رکهکر هم هندوستان اور جاپان کو فتح کر لینگے' لیکن :

این خیال ست و محالست و جنون

هماري معلومات میں ابتک اگر کسي شخص نے اس کام کو اسکي اصلي صورت میں دیکها هے تو وه صرف (مولانا شبلي) هیں - هم میں اور اُن میں برسوں سے اس موضوع پر گفتگو هورهي هے اور آجکل بهي جب کبهي انکي صحبت میسر آجاتي هے تو گهنٹوں اسي مسئله کي مشکلات موضوع سخن رهتي هیں' جن مشکلات کو اپنے سامنے پاتے هیں لوگوں کو انکي خبر نهیں اور خبر هو تو کیونکر ؟ نه تو کبهي انهوں نے مذهب کو اتني اهمیت دي هے که اسکي اشاعت کو کوئي مفید کام سمجهیں اور نه کبهي اُن لوگوں کي حالت سے واقف هوے هیں' جنکو نوکر رکهکر ساري دنیا کو اپنے میں شامل کرنا چاهتے هیں' اس دور الحاد و تفرنج میں تو هم اسي کو غنیمت سمجهتے هیں که کسي پولیٹکل یا شمار و اعداد کے رقیبانه تناسب کے خیال هي سے سهي' مگر کم از کم نئے لوگوں کو اشاعت اسلام سے اب اتني نفرت نهیں هے که اسکے ذکر پر ناک بهوں چڑهائیں -

---

شیخ عبد الله صاحب تو معذور هیں' اس عالم کے وه آدمي نهیں' پهر بهي وه جو کچهه کرچکے یا کرنا چاهتے هیں اسکو غنیمت سمجهنا چاهئے مگر ملک کا تو یه حال هے که جهاں قومي اشغال کي مختلف تجارتیں پیشتر سے موجود تهیں وهاں بعض لوگوں کیلئے (اشاعت اسلام) بهي ایک نیا پیشه پیدا هوگیا اور عام لوگوں کي دلچسپي کے لحاظ سے بهنسبت اور پیشوں کے بهت زیاده نفع بخش اور نقصان سے محفوظ' (دهلي) میں ایک مولوي صاحب نے عین موقعه پر بازار کي حالت کو ٹٹولا' اور جهٹ پٹ ایک انجمن (هدایت الاسلام) قائم کرکے بیس پچیس مولود خواں اور حال بازوں کو سبز دهجیاں تقسیم کردیں - اب ایک اچهي خاصي دکان انکے هاتهه میں هے' جهاں کهیں اس جنس کي مانگ سننے میں آتي هے' فوراً ایجنٹوں کا طائفه (گروه) بهیجدیا جاتا هے' اور پهر وعظ ' مولود' نعت خواني' حال و قال ' جس بازار میں جس متاع کي گرم بازاري هوتي هے وهي پیش کردي جاتي هے - (تجارت) کو خدا تعالی نے اپنے فضل سے تعبیر کیا هے (وابتغوا من فضل الله) مگر قوم کي قوم اس سے نا آشنا تهي' الحمد لله که علماے کرام اسکي جانب متوجه تو هوے ' قوم کیلئے یه ایک فال نیک اور مثال زریں هے ! (طالب آملي) کو آجکل کي حالت کیونکر معلوم هوگئي تهي :

خانهٔ شرع خرابست ' که ارباب صلاح
در عمارت گري گنبد دستار خودند

(انجمن هدایت الاسلام) اور (دهلي) کے ذکر پر ایک اور واقعه همیں یاد آگیا (الشي بالشي یذکر) اور گو یه (الهلال) کي اشاعت سے پیشتر کا واقعه هے مگر یه کیا ضرور هے که هم ماضي کي دلچسپیوں سے مزے نه لیں ؟

پچهلي سرکاري فهرست خطابات میں (مولوي عبد الحق) صاحب حقاني کو بهي (شمس العلما) کا خطاب ملگیا :

بارے هوئي قبول بڑي التجا کے بعد

هم نے تو (دربار دهلي) کے موقعه پر جس وقت مولویوں کے (اصحاب الفیل) کا سوانگ دیکها تها (الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل) اُسي وقت سمجهه گئے تهے که جو چوٹیں بے نکان هاتهیوں پر سے گر گر کر کهائي جارهي هیں ' انکے لئے ضرور کوئي مرهم بهي ملنے والا هے ' البته علماے کرام کے ساتهه هم کو بهي اسکا افسوس رهگیا که جب شوق نظارهٔ جمال میں اپنے قیمتي اور

طول الذیل جبّوں کے ساتھہ (جو اسي موقعه کیلئے نہیں معلوم کن کن دقتوں سے طیار کرا ے گئے تھے) حضرات علماے عظام ' وارثین انبیاے کرام ' جانشین منبر رسول الله ' مصداق علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل ' ھاتھیوں پر اُچک اُچک کر چڑھتے تھے ' اور شوق و جوش کي خود رفتگي میں عاشقانه و مجنونانه اپنے تئیں گراتے تھے ؛ اُس وقت اس منظر درد انگیز کو دیکھکر داد دینے والا کوئي نه تھا - انکي حسرت گویا زبان حال سے کہه رهي تھي

تو نیز بر سر بام آ که خوش تماشائیست

شوق و محویت کا یه عالم تھا که ھاتھیوں کے مہلک قدموں میں لوٹتے تھے مگر پھر اس تیزي اور بے پروائي سے اٹھکر اپني پگڑیوں کو تلاش کرتے تھے گویا میدان طرابلس کے خود فروش مجاھدین ھیں جو زخموں پر زخم کھا کر گر رھے ھیں مگر پھر اُٹھکر اُسي جوش جہاد کے ساتھہ تلوار کے قبضے کو ڈھونڈھتے ھیں :

جسکا تو قاتل ھو' اُسکے واسطے
کونسي لذت ھے خنجر سے لذیذ

مگر تاهم علماے کرام کو اِس سے بے دل نہیں ھونا چاھئے' گو وہ نه دیکھتے ھوں لیکن (ان ربك لبالمرصاد) اُنکا رب انسے بےخبر نہوگا - (مقام احسان) کیلئے (حدیث جبریل) میں دونوں صورتیں بتلائي گئي ھیں : فاعبد الله کانك تراه و ان لم تکن تراه' فانه یراک' [خدا کي اسطرح بندگي کرو' گویا تم اُسے دیکھه رھے ھو' اور اگر تم نه دیکھه سکو تو پھر یه حالت تو ھو که اسکے دیکھنے کا یقین حاصل ھوجاے] کم ازکم دوسرا درجه تو حاصل کریں اگر پہلے سے محروم ھیں' اور پھر یه بھي ھے که کوہ طور پر تو (لن ترانی) کي جگه (ولقد راه من ایات ربه الکبری) کا مقام حاصل ھوھي گیا - ھم نے به تحقیق یه بھي سنا ھے که اس معراج جسماني کے تمام فائزین کو (ما ذاغ البصر و ماطغی) کا مقام استغراق بھي حاصل تھا !

واتخذوا من دون الله الهةً لیکونوا لهم عزا' کلا سیکفرون بعبادتهم ویکونون علیهم ضدا (١٩ : ٨٥)

مگر ھمکو سخت تعجب ھے که اس زنجیر وفاداري کي پہلي کڑي خطاب کے طلائي ملمّع سے محروم رهگئي ' یه کیا بے دردانه ناانصافي ھے ' مانا که ھم خود اس میدان عشق کے زخمیوں میں نہیں ھیں لیکن سپاهیوں کي جان بازیوں کي داد سب سے پہلے افسر ھي کو ملني چاھئے ' اور ویسے اس معرکے میں زخموں کي کیا کمي تھي اس میدان میں نسہي ؛ اور کسي حملے میں سہي - ھم نے خود اپنے کانوں سے سنا تھا که اسي یوم الفیل کے ایک دوسرے موقعه پر ھاتھیوں کي جگه انسانوں کے ریلے میں اُس سے بھي بڑھکر مخدوش حالت پیدا ھوگئي تھي - لیکن شاید اس نسخۂ حاذقانه کا اثر کسي دوسرے وقت ظاھر ھو' بہت سي دوائیں تیر بهدف ھوتي ھیں مگر ساتھه ھي بطي الاثر بھي ھوتي ھیں - افسوس !

درمیان کافران ھم بوده ام
یک کمر شائستۂ زنار نیست

الهلال

٤ اگست ١٩١٢

مسلم یونیورسٹي

—*—

او لا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین '
ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون (٩ : ١٢٨)

(میرزا غالب) پر غدر کے بعد کے چند سال نہایت عسرت اور تنگي کے گذرے تھے ' اس زمانے کے ایک خط میں مرزا قربان علي بیگ سالک کو لکھتے ھیں :—

" آپ اپنا تماشائي بن گیا ھوں' رنج و ذلت سے خوش ھوتا ھوں' یعنے میں نے اپنے کو اپنا غیر تصور کر لیا ھے جو دکھه مجھے پہنچتا ھے' کہتا ھوں که غالب کے ایک اور جوتي لگي "

ھم نے بھي عرصے سے مسلمانوں کو اپنے سے غیر سمجھه لیا ھے' اور جب کبھي گورنمنٹ کي طرف سے کوئي نئي مشکل پیش آتي ھے' تو خوش ھوتے ھیں اور کہتے ھیں که " ایک اور جوتي لگي "

جو قوم چالیس برس تک محض حکومت کي بھیک اور دریوزہ گري پر زندگي بسر کرتي رهي ' جس نے ھمیشه اپنے پاؤں پر کھڑے ھونے سے انکار کردیا' جس نے ھر موقعه پر پولیٹکل جد وجہد کو ایک جرم اور بغاوت سمجھا ' اور جس نے خود کبھي بھي کچھه نہیں کیا مگر ھمیشه کام کرنے والوں کي تضحیک و تحقیر کي اور طرح طرح کے باغیانه خطابات سے اُنھیں یاد کیا ' آج اُسے کیا حق ھے که گورنمنٹ اُسکي پروا کرے' کیوں نه اُسکو ذلیل و خوار بنایا جاے' اور کیوں نه اسکي امیدونکو ذلت کے ساتھه ٹھکرا دیا جاے ؟

جرم منست ' پیش تو گر قدر من کم ست
خود کرده ام پسند خریدار خویش را

ھندوستان کے مسلمانوں کو اس ملک میں عبرت و تنبیه کے جو وسائل حاصل ھیں' وہ اور ملکوں کے مسلمانوں کو حاصل نہیں' یہانکي در و دیوار انکے لئے ایک صداے سرزنش ھے جسکو اگر سنیں تو کسي وقت بھي وہ چپ نہیں' انکے ساتھه کي رهنے والي قومیں اپنے جد و جہد اور اعمال میں ھر وقت انکے لئے ذخیرۂ عبرت و موعظت ھیں اور اپني ھر حرکت میں انکے جمود کیلئے ایک تازیانه رکھتي ھیں - لیکن قدرت نے جب دیکھا که غفلت شکني کیلئے یه چیزیں بھي کافي نہیں تو بالاخر (تقسیم بنگال) کي تنسیخ کے کوڑے کي ایک ایسي ضرب محکم لگائي' جسکي چوٹ زخم بنکر برسوں تک مندمل

نہوتي ' اور اسكي ٹپک سے هر وقت عبرت کا سبق یاد آتا رهتا - همارے عقیدے میں (برٹش گورنمنٹ) نے آغاز حکومت سے لیکر آجتک اگر في الحقیقت مسلمانوں پر کوئي عظیم الشان احسان کیا هے ' تو وہ یہي هے کہ (تقسیم بنگال) کو منسوخ کردیا اور اسطرح خود بتلادیا کہ هم تک پہنچنے کیلئے صراط المستقیم کیا هے ؟ مگر مسلمانوں کو اپني بدبختي پر رونا چاهئے کہ یہ ضرب آخري بهي بالکل بے نتیجہ رهي ' انکا نشۂ ضلالت اس ترش گھونٹ کو بهي بالاخر هضم کرگیا - چاهئے تو یہ تها کہ یہ چوٹ ایک ایسا گہرا زخم بنکر رهجاتي جو کبهي مندمل نہوتا اور همیشہ اسکي ٹیس سے بیقراري بڑهتي رهتي ' لیکن هم کو ابتک اس سے زیادہ کچھہ نظر نہیں آیا کہ مکتب کے شریر اور سخت جان لڑکوں کي طرح بید کي ضرب کھاکر ایک دو مرتبہ پیٹھہ کهجلا تو ضرور لي هے ' لیکن زخم ایک طرف ' نیل کا کوي نشان بهي نہیں جسکے لئے کم ازکم هلدي اور چونے کے لیپ کي تو ضرورت هوتي - اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ' ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون (٩ : ١٢٨)

* * *

لیکن مسلمانوں سے همارا کیا مقصود هے ؟ مسلمان ' مسلمان اور علی الخصوص هندوستان کے مسلمان ' تو ایک ایسي قوم هے کہ شاید هي دنیا میں إنسانوں کا کوئي گلہ اتنا خوش عقیدہ ' سریع الانقیاد ' تقلید دوست اور آمادۂ هرگونہ اصلاح وارشاد هو ؛ لیکن بدبختي یہ هے کہ هم میں جو گروہ آج رهنمائي کي موٹر پر سوار هے اور جس نے لیڈري کا تخت خود هي بچهایا هے اور خود هي اپنے هاتهوں سے اپني رسم تاجپوشي ادا کي هے ' اُسنے اپني دینوي عزت و شوکت اور جاہ و نمایش کا جوّا کھیلنے کیلئے اپني ملت مظلوم کو ایک بازیچہ بنا لیا هے ' اور آنمیں سے جو اُٹهتا هے اسي گیند کو ایک ٹهوکر لگاکر اپني طاقت کي نمایش کرنا چاهتا هے - مسلمان بیچارے تو هر وقت پرستش کرنے کیلئے موجود هیں مگر افسوس یہ هے کہ انکو کوئي رحم دل اور غمگسار معبود هي نہیں ملتا - مسلمانوں نے اپنے لیڈرونکي گاڑیاں کهینچي هیں ' انکي چیخ پکار پر هزاروں اور لاکهوں روپئے نکالکر رکهدیے هیں ' انکے هر حکم کو فرمان الہي سمجهکر اپنا نصب العین بنایا هے اور یہ سب کچھہ اُن جاہ پرست ' جاهل مطلق ' اور عبدة الحکّام لیڈروں کے ساتهہ کیا هے جنهوں نے ایک لمحہ کیلئے بهي انکو فائدہ پہنچانے کا خیال نہیں کیا ' اور همیشہ انکي حماقت اور بے وقوفي سے متمتع هوتے رهے -

برهمن مي شدم گر این قدر زنار مي بستم

قوموں اور جماعتوں کي رهنمائي في الحقیقت ایک پیغمبرانہ عمل هے ' اور (علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل) گو لفظاً حدیث موضوع هو مگر معناً بالکل صحیح هے - وہ نفوس قدسیہ اِسکے اهل هیں جنکو خواص نبوت میں سے حصہ ملا هو ' اور توفیق الہي کي روح القدس کا هاتهہ جنکے دلوں کو هر وقت مس کرتا رهتا هو ' یہ منجملہ اُن مخصوص نعائم الہیہ کے تها جس سے خدا تعالی نے امتِ مرحومہ کو برگزیدگي عطا فرمائي تهي اور اسکے هر فرد کو اسکي صلاحیت بخشی تهی : وکذلك جعلناکم امة وسطا ' لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا (٢ : ١٣٧) لیکن : فخلف من بعدهم خلف ' اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات (١٩ : ٦٠) ابتو رهنمائي کي باگ چاندي اور سونے کے هاتهہ میں هے ' دولت اور ادّعا ' یہي دو چیزیں هیں جنکے جمع هوجانے کے بعد هر شخص قوم کا لیڈر هے خواہ جهل مرکب سے اسکے تمام اجزاے جسم بنے هوں اور خواہ جس مذهب کے پیروؤں کي رهنمایي کا مدعي هو ' خود اُس مذهب سے اُسے کوئي واسطہ نہو - قوم ' اور بدبخت و زبوں طالع قوم بهي شخصي حکومت کي عادي هوکر اسقدر دولت پرست هوگئي هے کہ سورج سے آنکهیں لڑالےگي ' مگر سونے کي چمک کے آگے اُسکي آنکهیں خیرہ هوجاتي هیں ' یہ ایک گہرا اور هڈّي کے اندر کا مرض هے ' اور آج مسلمانوں کے تمام امراض کیلئے پہلے انکے لیڈروں کي نبض دیکهني چاهئے - همکو تو بسا اوقات یہ درد انگیز منظر مجنون بنا دیتا هے کہ آج مسلمانوں میں دو هي طرح کے راهنما اور مرشدین هیں ' قدیم گروہ کیلئے پرانے علما ' اور نئے گروہ کیلئے نئے لیڈر ' دونوں مذهب سے بے خبر اور ملت کیلئے عضو مسموم ' پہلا قریب رهکر پیاسا هے اور دوسرا پاني تک پہنچا هي نہیں :

اِسے کشتي نہیں ملتي اُسے ساحل نہیں ملتا

پہلا مذهبي توهمات و تعصب و جمود میں مبتلا ' دوسرا الحاد ' فرنگي مآبي اور جاہ پرستي میں گرفتار ؛ دونوں کا یہ حال هے کہ : وجعلنا هم ائمة یدعون الی النار (٢٨ : ٤١) و اولئك یدعون الی النار والله یدعوا الی الجنة (٢ : ٢١٥) -

* * *

خیر ' یہ تو ایک داستان مستقل هے جسکو کسي دوسرے وقت کیلئے اُٹها رکهنا چاهئے ' لیکن (مسلم یونیورسٹي) کي شوزا شوربي کي بے نمکي همارے لئے ایک موثر سبق عبرت هے -

همکو معلوم هے کہ گورنمنٹ کے جدید فیصلہ کن اعلان سے بہت پہلے کام کرنے والوں کو اسکا علم تها اور سر اطاعت خم کرنے والوں کي گردنیں (جو نصف صدي سے صرف جهکنا هي جانتي هیں) جهک بهي گئي تهیں ' مگر اب گورنمنٹ کي شکایت کي جاتي هے کہ یہ بے انصافي هے ' هے تو ضرور بے انصافي ' لیکن شاید هندوؤں کے ساتهہ هو جنکي یونیورسٹي کو بهي مسلمانوں نے اپني یونیورسٹي کے قواعد و شرائط کي اولین نظیر قائم کرکے خراب کردیا هے ' مگر مسلمانوں کیلئے تو عین انصاف هے اور هم تو (غالب) کي زبان میں بہت خوش هیں اور کہتے هیں کہ الحمد لله ایک اور تازیانہ لگا -

هم پهر پوچهتے هیں کہ مسلمانوں کے لیڈرونکو اب گورنمنٹ کي شکایت کرنے کا کیا حق حاصل هے ؟ کیوں وہ مسلمانوں کي امیدوں کا لحاظ کرے ؟ کیوں اپنے دروازے کے ایک دریوزہ گر کو ' جس نے همیشہ چند چچهوري هوئي هڈیوں اور روٹي کے باسي ٹکڑوں کو آنکهوں سے لگاکر کچکول میں ڈال لیا هو اور اتني هي فیاضي پر خوش هوکر اپنے معطي کو (حاتم وقت) اور (معن زمان) بتلایا هو ' آج اتني فیاضي کو بهي مصلحت کے خلاف دیکهکر جهڑک نہ دے ؟ شکایت کا تو اُنہیں حق هے ' جو ابتدا سے لطف و رعایت

پر نہیں ' بلکه حق اور زور پر زندگي بسر کر رهے هیں ' جنہوں نے همیشه سخت سي سخت آزمایشوں میں بهي مبتلا هوکر بتلا دیا هے که هم سائل اور دریوزهگر نہیں ' بلکه ایک حریف مقابل هیں ' جو مانگتے ضرور هیں ' مگر گڑاگڑا کر اور عاجزي سے نہیں ' بلکه زور اور طاقت دکهلا کر - دنیا میں صرف (طاقت) هي زنده رهسکتي هے اور قوموں کي پولیٹکل جد و جهد اور حقوق طلبي کي زندگي میں تو طاقت کے سوا اور کوئي سوال هے هي نہیں ' اعتماد اپنے اوپر چاهئے نه که دوسروں پر ' ایک کاهل اور سست آدمي جو باوجود طاقت کے کهڑا هونا نہیں چاهتا ' کیوں نه وه راهگیروں کي ٹهوکروںسے پامال هو ؟ هم نے درختوں کو چولهے میں جلتے ' اور سرسبز شاخوں سے سایه کرتے ' دونوں حالتوں میں دیکها هے ' جو درخت خود اپني جگه پر کهڑا نه هوسکا ' آرے کے نیچے رکهکر پهر چولهے هي میں ڈالا گیا ' مگر جو اپني جڑوں کي مضبوطي کے بل پر اکڑا رها ' اسکو سرسبزي و شادابي کي زندگي نصیب هوئي ' یه سنت الهي هے اور دنیا کي هر شے میں جاري و ساري ' ولن تجد لسنة الله تبدیلا ' لیکن یه کیا بدبختي هے که اپنے چند اغراض شخصیه پر قوم کي قوم قربان کي گئي اور کي جارهي هے ' حوادث و واقعات کي غیر منقطع سرزنش ' همسایوں کي اولي العزمیوں کے تازیانهاے عبرت ' ناکامي و نامرادي کے پیهم صدمات و لطمات ' اور غلامي و استعباد کا سخت سے سخت فشار بهي ان غلام طینت ' سگ دنیا ' اور خود پرستوں کو هوش میں نہیں لاتا : لهم قلوب ' لا یفقهون بها ؛ و لهم اعین ' لا یبصرون بها ؛ و لهم اذان ' لا یسمعون بها ؛ اولائك کالانعام ' بل هم اضل ' اولائك هم الغافلون (۷ : ۱۷۸) و تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض ولا فسادا ' والعاقبة للمتقین (۲۸ : ۸۴)

اب شاید لکهنؤ میں کوئي جلسه کیا جاے گا ' همارے ایک دوست (جو یونیورسٹي کمیٹي کے ممبر بهي هیں) کهنے لگے که گورنمنٹ کے اس حکم پر اب عام ایجي ٹیشن کرنا چاهئے " الله ! الله ! اب مسلمانوں کے دشمنوں کو بهي ایجي ٹیشن کي تعلیم دي جاتي هے !

این که مي بینم به بیداریست یارب یا بخواب ؟

اور هاں ' اب شاید (اطیعوا الله واطیعوا الرسول و اولي الامر منکم) کي آیت قرآن کریم سے نکالدي گئي ' اور سب سے زیاده یه که وه چالیس برس کي مسلمانوں کي " مسلمه قومي پالیسي " " بزرگ سر سید کي پولیٹکل شاهراه " " قومي جد و جهد کي بے خطر راه " اور " فرض لائلٹي " وغیره وغیره من الخرافات کے پُر از حکمت گونا گوں و مصالح بوقلموں اسباق کیوں بهلا دیے گئے ؟ یه کیا بدعت سئیه بل کفر و ضلالت صریح هے جسکي ملت بیضاے مصلحین مرتکب هو رهي هے ؟ یه تو همسایه اقوام کے باغیانه اعمال تهے جنسے " مسلمانوں کي قوم من حیث القوم - الحمد لله - همیشه مجتنب رهي اور اگر کبهي کسي شرذمهٔ قلیل کو هندؤنکي چالاکیوں نے گمراه کیا بهي تو مسلمان لیڈروں نے انکي اصلاح کردي اور اگر فتنے کا پهوڑا سخت نظر آیا تو گورنمنٹ کے تیز نشتر کے سپرد کردیا " (یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید)

* * *

سچ یه هے که (مسلم یونیورسٹي) کا معامله در اصل ایک ناگهاني هنگامه تها جسکو بهتوں نے تو سمجها هي نہیں ' اور اگر سمجها بهي تو صرف اتنا که کوئي بهت بڑي نعمت ملنے والي هے اور جسطرح بنے اسکو روپیه دیکر ضرور خرید هي لینا چاهئے - واعظان یونیورسٹي نے بهي (جہاں تک همکو واقعات یاد هیں) کبهي اس ناواقفیت کو صاف کرنے کي کوشش نہیں کي ' بلکه جس کسي کو جس امید اور توقع سے خوش هوتا دیکها ' وهي منقبت و فضیلت یونیورسٹي کے دفتر مناقب میں بڑهادي ' هم ان لوگوں سے واقف هیں جنکو یه سناکر روپیه لیا گیا هے که یونیورسٹي کے بنجانے کے بعد (بخاري و مسلم) پڑها کر ڈپٹي کلکٹر بنادیا جاے گا ' بهتوں نے تو یه سمجهه کر اپني غریب و قلاش جیب خالي کردي که اب همارے شہر کا فلاں اسکول یا مکتب بهي کالج بنا دیا جاےگا ! نئے واعظوں نے غلط فہمیوں کے اس مرکب کو چابکیں مار مارکر اور تیز کیا ' اور جس کو پایا غلط امیدوں اور آرزؤں کے سمندر میں ایک غوطه دیدیا - یونیورسٹي کیا تهي ' همارے باده پرست شعرا کا (میخانه) تها که :

زهر مرض که بنالد کسے شراب دهند !

یه مانا که (مسلم یونیورسٹي) في نفسه ایک عمده شے هے ' لیکن کسي چیز کا عمده هونا اسکے لئے کافي نہیں که دنیا بهر کي خوبیاں اسکے سر منڈهدي جائیں - اب جبکه نشهٔ شام کي گو صبح خمار نہیں " مگر نصف شب ضرور شروع هوگئي هے ' هم بڑي دلچسپي سے دیکهه رهے هیں که اس صحبت کے اکثر باده آشام انگڑائیاں لے رهے هیں - اب بهتوں کو یاد آیا هے که یونیورسٹي کو آزاد هونا چاهئے ' بعض کهتے هیں که تعلیم کي مختلف شاخوں اور صیغوں کا کوئي تشفي بخش انتظام نہیں ' اور یه تو (باستثناے حاجي اسماعیل خان سلمه الله تعالے) سب کهتے هیں که کالجوں کو اس سے ضرور ملحق هونا چاهئے ' لیکن همارے نزدیک تو اب یه تمام بحثیں لاحاصل هیں ' اصلي شے تو روپیه هے اور وه تو دینے والوں نے دیدیا ' اور لینے والے بهي لیچکے ' اب قافله کي سراغ و جستجو لا حاصل هے -

نکل گیا هے وه کوسوں دیار حرماں سے ۔

" بزرگان قوم " هم پر پیٹ بهر کر برهم هولیں ' مگر همارا تو بے اختیار جي چاهتا هے که یه شعر پڑهه هي دیں :

مرا جا شد ' خرم را نیز جا شد
زن دهقان بزاید یا نزاید

* * *

خیر ' ان باتوں میں تو کچهه ظرافت ' کچهه طیش ' اور زیاده تر طبیعت کا بے اختیارانه غصه ملا هوا تها ' اب ذرا غور کرنا چاهئے که صورت حال کیا هے ؟

همارا یه عقیده هے که اگر واقعي مسلمان ایک آزاد اور صحیح معنوں میں اسلامي یونیورسٹي بناسکیں تو یه انکے تمام امراض کا نسخهٔ وحید هے ' لیکن بحالت موجوده هو نہیں سکتا ' اور جن لوگوں نے روپیه لیتے وقت قوم کو اسکي امیدیں دلائیں ' انهوں نے بظاهر دلائل دانسته

پرچا نا چاہا' اور بصورتِ حسن ظن بے اختیارانہ جوش کي غلطي کي' (علي گڈھ کالج) با ایں ھمہ حالات معلومہ' پھر بھي جیسا کچھہ تھا اُمید نہیں کہ یونیورسٹي اتني بھي آزاد ھوسکے' گورنمنٹ کیلئے علاوہ اسکے مصالح معلومہ کے ایک بڑي مشکل ھندو یونیورسٹي کو بھي جواب دینا ھے' آپ تو یوں بھي بال و پر بریدہ ھیں' قفس میں ڈالنے کي چنداں ضرورت نہیں' لیکن جو عقاب پیشتر ھي سے اپنے پروں کو تول رھا ھے اسکے لئے قفس کي تیلیاں کیوں نہ آھني بنائي جائیں ؟

لکھنؤ میں اب جلسہ کرنا بھي — ھمیں صاف گوئي کیلئے معاف رکھا جاے - قوم کو محض یہ دکھانا ھے کہ ھماري طرف سے سعي و کوشش میں کوي کوتاھي نہیں ھوئي' ورنہ سواے (نواب وقار الملک) اور ایک دو نوجوان لیڈروں کے در اصل اس بارے میں سب کے سب " یقولون بافواھھم ما لیس في قلوبھم " میں داخل ھیں اور اس سے بھي زیادہ تباہ کن شرائط پر منظور کرلینے کیلئے طیار ھیں' پس مسلمانوں کو صرف اس جنگ زرگري ھي میں وقت ضائع نہیں کرنا چاھئے' بلکہ اگر اپنے روپئے کا کچھہ بھي درد اپنے اندر رکھتے ھیں اور آیندہ کے لئے اپني قسمت کو چند سفید پوش لیڈروں کے سپرد کرکے پھر سر پیٹنا نہیں چاھتے' تو انکو چاھئے کہ اپنے حق اسلامي کو کام میں لائیں اور سب سے پہلے کام کرنے والے لیڈروں سے انکے مواعید اور دعوٰنکا کا مطالبہ کریں -

مسلمانونکي ساري مصیبت انکي غفلت اور غلط اعتماد کي لائي ھوي ھے' وہ روپیہ دینے کے لئے' گاڑیاں کھینچنے کے لئے' پھولونکا ھار پہنانے کے لئے تو طیار رھتے ھیں' لیکن پھر کبھي مڑکر دیکھتے تک نہیں کہ اُنسے جو چونا گارا لیا گیا ھے' وہ مسجد کي تعمیر میں لگایا جارھا ھے یا میخانے کي دیواروں میں' یہي وجہ ھے کہ تمام لیڈر شتر بے مہار ھوگئے ھیں اور پوري طرح مطمئن ھیں کہ ھم جسطرح چاھینگے قوم کو کھلونا بنائیں گے - کوئي پرسش اور مطالبہ ھمارے کاموں میں حارج نہیں- مسلمانوں کو یاد رکھنا چاھئے کہ وہ خود اب خواہ کچھہ ھي ھوں' لیکن اُن اسلاف کي یادگار ھیں جنمیں سے ایک راہ چلتي بڑھیا عورت نے (فاروق اعظم) کو دھمکادیا تھا' اور اسپر کیا موقوف ھے' اسلام کي حریت و بے باکي کا تو یہ حال تھا کہ صحابۂ کرام خود مہبط وحي و مورد ماینطق عن الھوی کے آگے بھي اپنے مطالبات بغیر کسي جھجک کے پیش کردیتے تھے' اسلام نے ھر مسلمان کو لیڈر بننے کي آزادي دیدي ھے' اور امر بالمعروف ھر شخص کا فرض قرار دیا ھے -

مسلمانوں میں اگر انکے قومي خصائل کا اثر کچھہ بھي باقي ھے تو انکو سب سے پہلے روپیہ لینے والوں سے پوچھنا چاھئے کہ انھوں نے کیوں غلط امیدیں اور توقعات پیدا کئے اور پھر اگر انکو ایک آزاد اور کامل یونیورسٹي نہ ملے تو اپنے مطالبات سے لیڈرزنکو تنھا دنیا چاھئے اور جیسي یونیورسٹي وہ لینا چاھتے ھیں اسکو بقول (نواب وقار الملک) کے دور ھي سے سلام کرنا چاھئے - یہاں یہ سوال نہیں ھے کہ نہونے سے کسي کام کا ھونا بہر حال بہتر ھے' بلکہ دیکھنا یہ ھے کہ ایک کرور روپیہ میں جو متاع خریدي جارھي ھے وہ اس قیمت کي ھے بھي یا نہیں ؟

* * *

سب سے پہلي بات یہ ھے کہ جو مخصوص ممبران کمیٹي روپیہ دینے والوں کي نیابت کا دعوا کرکے (شملہ) جاتے رھے' اُنھوں نے اپنا فرض ادا بھي کیا یا نہیں ؟

واقعات کو ابتک (سر کوانن ڈائل) کے سراغرساں (شرلاک ھوم) کے ابتدائي اسرار و خفایا کي طرح بالکل پوشیدہ رکھا گیا ھے' لیکن جہاں تک ھم نے حالات سنے ھیں اُنسے معلوم ھوتا ھے کہ (نواب وقار الملک) اور ایک اور ممبر کے سوا تقریباً تمام ممبروں نے ھمیشہ گورنمنٹ کي ھر آواز پر سمعنا و اطعنا کہکر سر جھکادیا ھے اور کبھي عام مسلمانوں کي رایوں کي بنا پر کسي طرح کي مخالفت ثبات و عزم کے ساتھہ نہیں کي ھے (لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون ٢١ : ٢٧) خدا نے فرشتوں کي اطاعت و انقیاد کي تعریف میں کہا تھا' مگر دنیا میں ایسے انسان بھي ھیں جو اپنے معبودان دنیوی کي اطاعت و فرماں برداري میں ملائکہ کے اوصاف و خصائل اپنے اندر رکھتے ھیں -

جن ممبروں کي نسبت ھم نے خاص طور پر سنا ھے' اُن میں اول درجے پر تو لاھور کے (میاں محمد شفیع) خان بہادر ھیں' لیکن اب اُنھیں اِن معاملات میں شکوہ و شکایت کے حد سے گذرا ھوا اور گویا مرفوع القلم سمجھتے ھیں' اسلئے انکے ذکر کي تو ضرورت نہیں' البتہ (راجہ صاحب محمود آباد) کي نسبت بھي ھم نے نہایت معتبر ذرائع سے سنا ھے کہ آج جن معاملات پر شکوہ و شکایت کرنے کیلئے طیار ھیں' اُنپر کبھي بھي انھوں نے (شملہ) میں زور نہیں دیا' اور بالعموم بالسمع و الطاعۃ میں وہ (میاں صاحب) کے ھم زبان رھے ھیں' (راجہ صاحب) کا پوزیشن یونیورسٹي کے معاملے میں (آغا خان) کے بعد سب سے اونچا ھے' اور کمیٹي کي کرسي صدارت کو بھي انھوں نے عزت بخشي ھے' پس سب سے پہلے تو قوم کو (راجہ صاحب) سے پوچھنا چاھئے کہ شکوہ و شکایت کا ھنگامہ تو ھوتا رھے گا' خود اپني نسبت تو اطمینان دلادیں کہ تیس لاکھہ روپیہ دینے والوں کي نیابت کہاں تک انھوں نے دیانت اور صداقت کے ساتھہ انجام دي ھے ؟

(حاجي اسماعیل خاں صاحب) بالقابہ الجدیدہ اب پہلي کي نسبت زیادہ قومي خدمات کیلئے مستعد رھتے ھیں' حال میں انھوں نے یونیورسٹي کي نسبت گورنمنٹ کے اعلان پر ایک چٹھي شائع کرائي ھے اور لکھتے ھیں کہ میں سب سے پہلے (اور شاید آخر بھي) گورنمنٹ کے اس پر حکمت و مصالح فرمان کا خیر مقدم بجالاتا ھوں -

ھمارے خیال میں تو اس وقت مسلمانوں کي چھل سالہ " مسلمہ قومي پالیسي " کے مذھب پر ابتک جو چند نفوس عالیہ بالکل ثابت قدم اور غیر متزلزل ھیں وہ صرف (حاجي صاحب) اور راولپنڈي کے (سراج الدین) ھیں' اور تو پوري ملت کي ملت طرح طرح کے بدعات اور اختراعات میں مبتلا ھوکر اھل ھوا و بدعت میں شامل ھوگئي ھے - یہ افسوس کي بات ھے کہ اس مذھب د

زمانہ (خیر القرون) تین قرنوں تک بھی نہیں پہنچا اور (خیر القرون قرنی' ثم یلونہم) ھی پر ختم ھوگیا ' ابتو خود (علی گڈہ) کا یہ حال ھے کہ :

چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی ؟

سب سے پہلی بدعت اسلام کے (جیش ابو اسامہ) کے اولین اختلاف کی طرح تو (شملہ ڈیپوٹیشن) تھا ' جبکہ تمام نصوص قطعیہ کو پس پشت ڈالکر مسلمانوں کو پولیٹکل اعمال میں شرکت کی اجازت دیدی (گو رسماً و اسماً اور

آن ہم بسعی غمزۂ مردم شکار دوست)

اور اسکے بعد (فتنۂ شہادت عثمان) کے مقابلے میں (مسلم لیگ) کا قیام قرار دے لیجئے کہ (تعلیم) کے مقدم مسئلے کو چھوڑ کر ایک نئی (کانگریس) کے شجر ممنوعہ کی طرف ھاتھہ بڑھایا ' پھر تو فتنہ و فساد کا ایسا سلسلہ شروع ھوا گویا بنی امیّہ کے دور کی بدعات شروع ھوگئیں' سب سے بڑا کفر تو یہ ھوا کہ (طرابلس) کے متعلق (لیگ) کی طرف سے بھی ایک تاربرقی بھیجدی گئی' اور اسکے بعد اٹالین اشیا کے بائی کاٹ کا فتوا بھی دیدیا گیا ' حالانکہ سنہ ۱۸۹۷ میں (فتح یونان) کے موقعہ پر بمبئی کے مسلمانوں کی تبریک پر (سر سید مرحوم) اس قدر برھم ھوے تھے کہ صدر اول میں (مسئلہ تقدیر) کی کد و کاوش پر بھی اتنی برھمی ظاھر نہیں ھوئی ھوگی ' بالاخر انکو سمجھانا پڑا تھا کہ " اس طرح کی باتیں خفیف الحرکتی میں داخل ھیں اور بغیر گورنمنٹ کی مرضی لئے ھوے ایسا کرنا فرض اطاعت شعاری کے خلاف "

ایسے سخت دور فساد میں ھم کو تو مسلمانوں کے تھیٹ پولیٹکل مذھب کے سچے' اور محض کتاب و سنت پر چلنے والے عامل' یہی دو بزرگ نظر آتے ھیں اور اپنے اخوان مذھب کی گمراھی پر متعجب ھیں کہ کل کہاں تھے اور آج کہاں گر گئے ؟ لطف کی بات یہ ھے کہ اب خود انکے ھم مشرب انکا تمسخر اڑاتے ھیں اور وہ خون کے گھونٹ پی کر چپ ھو رھتے ھیں -

انقلابات ھیں زمانے کے

مولانا نذیر احمد مرحوم اور ٹرسٹیان علی گڈہ کالج

مولوی بشیر الدین صاحب نے سرزمین کالج کے تمام طبائع و خصائل کو بھولکر اسکی کوشش کی کہ انکے والد (مولانا نذیر احمد) کی یادگار کالج میں قائم کی جاے' یہ مانا کہ مرحوم ان لوگوں میں تھے جنکا علم و فضل اب پھر ھندوستان میں اپنی صورت نہیں دکھلاے گا ' اور یہ بھی سچ سہی کہ انکا احسان کالج کی درودیوار ھی پر نہیں' بلکہ اسکی بنیاد تک میں موجود ھے' مگر ان باتوں سے کیا ھوتا ھے ' کالج کے ھاتھہ میں تو ھرشے کے تولنے کیلئے روپئے کا ترازو ھے' انکی یادگار قائم کرنے کا مسئلہ اگر جلب زر کا ذریعہ ھوتا تو مولوی بشیر الدین ابھی تجہیز و تکفین سے فارغ بھی نہ ھوے ھوتے کہ اخباروں میں ایک نئے یادگاری بورڈنگ ھاؤس کا اعلان ھوجاتا - اس دروازے کو ھاتھہ سے نہیں' بلکہ کسی بوجھل جیب سے کھٹکائیے تو جواب ملے گا -

قسطنطنیہ میں ھجوم مشکلات

اور تصادم احزاب

(۳)

اسکے بعد ھی دربار دھلی کے موقع پر (شہنشاہ انگلستان) پورٹ سعید سے گذرے اور یہ قرار پایا کہ تبریک و تہنیت کیلئے ایک ترکی وفد بھیجا جاے چونکہ (کامل پاشا) کی انگریزی محبوب القلوبی مسلم تھی اسلئے ولیعہد عثمانی کے ساتھہ اسی کو بھیجنا طے پایا اور خریطۂ سلطانی لیکر مصر روانہ ھوگیا ' پورٹ سعید میں لارڈ کچنر اور خدیو کے ساتھہ ترکی وفد جہاز (مدینہ) میں پیش ھوا تو کامل پاشا رئیس وفد کی حیثیت سے نہیں گیا تھا مگر ھر موقع پر مخصوص طور پر اسکی پذیرائی کی ' گئی یہاں تک کہ خود پادشاہ کھڑے رھے اور (بادشاہ بیگم) کے ساتھہ کامل پاشا کو کرسی دیگئی اور اسکی تصویر اخباروں میں شائع ھوی -

اسی سفر میں کامل پاشا نے اتحاد و ترقی کے خلاف اپنی مشہور چٹھی (المؤید) میں شائع کی جو انگلستان میں اتنی مقبول ھوئی تھی کہ تمام سربرآوردہ اخبارات نے اسکے ترجمے تعریفی حواشی کے ساتھہ شائع کئے -

بہرحال کم از کم یہ نئی پارٹی پارلیمنٹ کو برھم کردینے پر کامیاب ھوگئی اور مختلف کارروائیوں کے ذریعہ یورپ پر ظاھر کیا گیا کہ اتحاد و ترقی سے اب تمام ملک اُکتا گیا ھے -

لیکن اتحاد و ترقی کی جڑیں اتنی کھوکھلی نہ تھیں جو اس تیشے سے گرجاتیں' جوں ھی دوسرا انتخاب شروع ھوا تمام عالم نے دیکھہ لیا کہ پھر اتحاد و ترقی سے عثمانی پارلیمنٹ کی اکثریت رکی ھوئی ھے -

یہ اتحاد و ترقی کی سب سے بڑی فتح تھی' اگرچہ اسی زمانے میں عربی اور ترکی زبان کا سوال نہایت اشتعال انگیز صورت میں اٹھایا گیا تھا اور تقریباً تمام اتحاد و ترقی کے ترک ممبروں کی طرف سے اھل عرب افسردہ خاطر تھے' مگر انتخاب کے موقعہ پر تمام شام و دمشق میں بھی بغیر کسی کوشش کے اتحاد و ترقی کے ممبر ھی منتخب کیے گئے اور دمشق میں تو (حزب الائتلاف) کا ایک کاغذی جنازہ بھی نکالا گیا اور اس سوانگ میں وھاں کے تمام بڑے بڑے اشخاص شریک ھوے -

اس شکست کے بعد انگلستان پھر کچھہ دنوں کیلئے قسطنطنیہ میں خانہ نشیں ھوگیا -

اتحاد و ترقی کی دوسری فتح

جبکہ قسطنطنیہ کے اندر یہ نزاع احزاب جاری تھا ' عین اسی وقت اٹلی کے جنگی جہازوں نے ساحل طرابلس پر گولہ باری شروع کردی اور تمام ساحل پر اپنی ناقابل مقابلہ بحری قوت کا پہرہ بٹھاکر عثمانی فوج کا راستہ بند کردیا -

یہ کہنا ضرور نہیں کہ اس وقت ترکی کے خیر خواہ کس مایوسی کے ساتھ افریقہ کے عہد اسلامی کے اس آخری نقش قدم کو دیکھ رہے تھے کہ اسی اثنـا میں (انور بک) اور چند دیگر نوجوان ترکوں کے طرابلس جانے کی خبریں مشتہر ہوئیں دشمنوں اور دوستوں دونوں نے ہنسکر حقارت کی کہ چند نوجوان ترک' جو عربی زبان میں چار لفظ بول بھی نہیں سکتے طرابلس جاکر کیا کرینگے' مگر چند ہفتوں کے اندر ہی قدرت الہی کی نیرنگیوں نے دنیا کو متحیر کردیا اور تمام حالات جنگ یکایک متغیر ہوگئے -

یہ جو کچھہ ہوا فی الحقیقت اتحاد و ترقی کے نوجوان ممبروں ہی کی سعی سے ہوا' جسقدر عثمانی مجاہد اس وقت طرابلس اور برقہ کے مختلف حصونمیں چالیس کرور مسلمانوں کی عزت سنبھالے ہوے ہیں' وہ سب کے سب تقریباً اتحادی ہیں -

ملک کیلئے یہہ عدیم النظیر جان فروشی بے اثر نہ تھی - یہ واقعہ بھی حزب الائتلاف کی ناکامی کی ایک بہت بڑی علت ثابت ہوا اور انجمن کی تمام شکایتوں کو لوگ بھول گئے -

عارضی سکون اور خاموشی

اسکے بعد سیاسی جماعتوں کے جنگ و جدال میں ایک عارضی سکون و سکوت پیدا ہوگیا' گویا یہ ایک مہلت جنگ تھی :

یعنے آگے بڑھینگے دم لیکر -

جنگ طرابلس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرلیا تھا' اور یہہ قاعدہ ہے کہ دروازے پر ڈاکوئنکا گروہ پہنچ جاے توگھر کے اندر کی سخت سے سخت لڑائیاں بھی موقوف ہوجاتی ہیں - فی الحقیقت جنگ طرابلس کے صدہا نتائج مفیدہ میں سے یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ عین پارٹیوں کے نزاع مخدوش ترین موقعہ پر جبکہ نہیں معلوم حالات کس درجہ ملک کی سلامتی کو خطرے میں ڈالدیتے' اس جنگ نے ظاہر ہوکر ایک عام اندرونی صلح قائم کردی اور ملک ایک سب سے بڑے مہلک خطرے سے محفوظ ہوگیا -

جنگ بعد از صلح

لیکن گذشتہ دو ہفتوں کے اندر یکایک انقلابی خبرونسے دنیا دو چار ہوئی' پہلے (محمود شوکت پاشا) مستعفی ہوے' اور پھر وزارت کی تبدیلی سے اتحاد و ترقی اپنے تئیں ایک سخت شکست کی حالت میں پانے لگی' شاید اسکے اصلی اسباب کے متعلق عرصے تک انتظار کرنا پڑتا لیکن (کامل پاشا) کا بستر پیری سے اٹھکر پھر باب عالی میں آنا' اسکے وزیر اعظم ہونے کی افواہ' اور پھر فوجی مجلس کا سلطان سے اسکی وزارت کا مطالبہ' ان حالات نے خود بخود اندرونی اسباب و علل کو بے نقاب کردیا اور اب اس انقلاب پر بحث کرنے والا مشکلات سے آزاد ہے -

در حقیقت اب اس انقلاب کے جغرافیہ میں قسطنطنیہ کے ساتھہ افریقہ کو بھی ملا دینا چاہئے اور جنگ طرابلس کے آخری بین الدول حالات کو سامنے رکھکر اسکا مطالعہ کرنا چاہئے -

اٹلی نے مسئلہ صلح کے متعلق جو ریشہ دوانیاں مضطربانہ شروع کردی ہیں ان میں یقیناً سب سے زیادہ انگلستان کا ہاتھہ ہے کیونکہ جنگ طرابلس سے (مسئلہ مصر) کو جو تعلق ہے وہ اٹلی کی مشکلات کی صورت میں انگلستان کیلئے بہت زیادہ نقصان رساں اور پیچیدگیاں پیدا کرنے والا ہے - یہ ظاہر ہے کہ (محمود شوکت پاشا) کا دفتر جنگ کسی حالت میں بھی صلح کیلئے راضی ہوکر تمام ملت بلکہ تمام عالم اسلامی کا غیظ و غضب خرید نہیں سکتا تھا' انگلستان نے جو شرائط صلح کیلئے پیش کی تھیں اور جنکو (الہلال) کے دوسرے نمبر میں (جون ترک) کی زبانی ہم سن چکے ہیں اسکے تو یہ معنی تھے کہ مصر اور مراکو کی طرح طرابلس بھی عثمانی حکومت کا برائے نام زیر اثر قرار دیکر اٹلی کو دیدیا جاے' برسر حکومت وزارت اور پارلیمنٹ نے اس ذلیل کن صلح کی منظوری سے صاف انکار کردیا تھا اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا جب ترکی شکست کی حالت میں جان بچانے کیلئے مجبور ہوتی حالانکہ حالت بالکل برعکس ہے' پس انگلستان نے پچھلی (حزب الائتلاف) کی طرح اب ایک مرتبہ اور (کامل پاشا) کے بستر پیری سے فائدہ اٹھانا چاہا اور نئی وزارت قائم کرکے اٹلی کو اسکی خود لائی ہوئی ہلاکت و بربادی سے بچانے کی سعی کی (استکباراً فی الارض ومکر السئی) لیکن (ولا یحیق مکر السئی الا باھلہ) گو نئی وزارت قائم ہوگئی مگر ناممکن کو ممکن دکھلانا آسان نہیں ہے' کل خود ریوٹر نے یہ خبر شائع کی ہے کہ " نئی وزارت نے بھی جنگ کو بدستور جاری رکھنے کا فیصلہ کردیا "

نہ صرف ہمارا بلکہ مصر کے اخبارات کا بھی یہی خیال ہے کہ (محمود شوکت پاشا) کے مستعفی ہونے کی اصلی علت (مسئلہ صلح) کی ریشہ دوانیاں ہیں گو مصالح ملکی کی وجہ سے خود انکو دوسری تاویل کرنی پڑی -

قانون عسکری کی ترمیم اور محمود شوکت پاشا

(حزب الائتلاف و الحریۃ) نے اپنے اس دوسرے ظہور میں جس طرح (کامل پاشا) کو وزارت تـک پہنچایا ہے' اور جن اعمال مخفی میں وہ پچھلے دنوں مشغول رہی ہے' اسکو ہم آگے چلکر بہ تفصیل بیان کرینگے' اس وقت ناظرین کو معلوم ہوگا کہ نہ صرف مسئلۂ صلح اور انقلاب وزارت' بلکہ البانیا کی شورش' مالیسوریوں کے مطالبات اور مناستر کی فوجی بغاوت بھی اسی پارٹی کے اسرار و خفایا ہیں اور اجانب کا قوی ہاتھہ انکو آگے رکھکر اپنا کام کر رہا ہے' لیکن یہاں ترتیب بیان کو قائم رکھنے کیلئے (محمود شوکت پاشا) کی علاحدگی کے گرد و پیش کے حالات پر ایک نظر ڈال لینی چاہئے -

(صادق بے) کی پارٹی کے بعد سے (محمود شوکت) برابر اس سعی میں رہے کہ فوجی عنصر کو سیاسی اشتغال سے باز رکھا جاے اور اسطرح جو ایک فوجی حکومت کا رعب چھایا ہوا ہے اور جسکی وجہ سے ہر وقت نظام حکومت درہم و برہم ہوسکتا ہے اسکا استیصال کلی ہو -

لیکن اس راہ میں سخت مشکلات اور دقتیں یکے بعد دیگرے پیش آتی رہیں' سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ قانون اساسی میں فوجی عقوبات کی جو دفعات تھیں ان میں کوئی دفعہ ایسی

نه تهي جسكي بنا پر سياسي اشتغال كو قانوني جرم قرار ديا جا سكتا اور فوج پر اسكي وجه سے كوئي قانوني دباؤ قائم رهتا - (محمود شوكت) نے بيسيوں طريقے سے بار بار سمجهايا' متعدد اعلانات شائع كئے' چند لوگوں كو سزائيں بهي ديں' ليكن هر سپاهي جانتا تها كه يه وزير جنگ كي ايک ذاتي سياست هے ورنه قانوناً كوئي سختي اور تشدد همارے ساتهه نهيں كيا جا سكتا - بالاخر مجبور هوكر گذشته جون ميں (محمود شوكت پاشا) نے ايک نئے قانون كو پارليمنٹ سے منظور كرانا چاها اور قديم قانون عسكري كي ترميم كو مندرجه ذيل خط كے ساتهه سعيد پاشا وزير اعظم كے پاس بهيجا تا كه پارليمنٹ ميں پيش كرديا جاے :—

"فوجي افسروں كا سياسي مسائل ميں اشتغال' انكے اصلي فرائض كي ادائگي كيلئے مانع قوي هے اور انكے اندر ايک ايسي سركشي پيدا كرديتا هے جسكے بعد فوجي نظام و اطاعت شعاري باقي نهيں رهتي اور يهي دو چيزيں سپاهيانه فرائض كي اساس هيں - اگر يهي حالت رهي تو يقيناً نتائج وخيمه سے عثماني فوج كا مستقبل دو چار هوگا' مناستر كي نسبت ميں نے نهايت تاسف كے ساتهه تحقيق كيا هے كه همارے فوجي افسر بعض سياسي پارٹيوں

محمود شوكت پاشا ميدان قواعد ميں فوج كے (سياسي اشتغال) كے مسئلے پر اسپيچ دے رهے هيں

ميں شريک' اور سياسي معاملات و افكار سے دلچسپي ليتے هيں - ميں عرصے سے اس بارے ميں فوج كو متواتر نصيحت كر رها هوں' ميں نے بار بار اسكے متعلق اعلانات شائع كئے اور عبرت و تنبيه كيلئے سزائيں بهي ديں' ليكن چونكه فوجي تعزيرات كے قانون ميں اسكے لئے كوئي دفعه نهيں هے' اسلئے ميرے تمام احكام ضعيف الاثر اور بے نتيجه ثابت هوے اور سپاهيوں كي جسارت بڑهتي گئي' ايسا هونا ضروري تها كيونكه كوئي قانوني تائيد ميرے ساتهه نه تهي -

بيشک' جديد (قانون تعزيرات عسكري) كي ترتيب ميں پارليمنٹ مشغول هے مگر ديكهتا هوں تو اسكي باقاعده بحث و تدقيق اور تدريجي خوانڈگي' اور پهر پاس هونے كيلئے بحالت موجوده كئي سال دركار هيں' ليكن حالت كي نزاكت اتنے عرصے كے انتظار كي متحمل نهيں هوسكتي' پس ميں مجبور هوا هوں كه قديم قانون تعزيرات عسكري پر دو نئي دفعات كي ترميم كا مسوده پيش كروں' ان دفعات كو اس خط كے ساتهه آپكي خدمت ميں بهيجتا هوں تاكه مجلس مبعوثان اور مجلس اعيان كے سامنے بحث و مذاكره كيلئے اسے پيش كرديا جاے اور جهاں تک جلد ممكن هو اسكي منظوري كا فيصله كركے سلطان المعظم كيخدمت ميں آخري تصديق كيلئے بهي بهيجديا جاے' تاكه بغير وقت ضائع كئے اس اهم مسئله كي طرف متوجه هوسكيں"

وه دو دفعات يه تهيں :

(۱) عثماني فوج كا جو افسر يا سپاهي سياسي اجتماعات يا كسي سياسي مظاهرے ميں شريک هوگا اسكو دو ماه سے چار ماه تک كے قيد كي سزا دي جاے گي' اور اسكو اس كي پلٹن سے كسي دوسري پلٹن ميں بهيجديا جاے گا - نيز اس تبديلي كيلئے خرچ سفر بهي نهيں ملے گا -

اگر يه جرم پهر دوباره سرزد هوا تو اسكا نام فوراً فوجي ملازمت سے كاٹ ديا جاے گا اور دو سے چهه ماه تک كے قيد كي سزا دي جائيگي - اور اگر كوئي چهوٹے درجے كا افسر يا عام سپاهي هوا تو اسكو پورے چهه ماه كے قيد كي مع تجديد قيد كے سزا دي جاے گي -

(۲) اگر كوئي فوجي افسر كسي پولیٹكل جماعت ميں شريک ثابت هوا تو اسكو فوجي ملازمت سے خارج كرنے نيز دو سے چهه ماه تک كے قيد كي سزا دي جاے گي -

پارليمنٹ ميں جب سعيد پاشا نے اس خط كو پيش كيا تو پورے دو دن تک مناقشه جاري رها' ليكن بالاخر اكثريت كے غلبے سے ترميم پاس هوگئي اور مطابق قانون اساسي كے سلطان المعظم كے پاس آخري دستخط كيلئے بهيجدي گئي -

اسي اثنا ميں (محمود شوكت پاشا) نے ايک بهت بڑي فوجي قواعد كا حكم ديكر اس مسئله پر ايک آخري ناصحانه ليكچر ديا اور تمام فوجي افسروں كو سمجهايا' كه ملک كي حالت نازک هورهي هے' محض تائيد الهي هے جس نے طرابلس كي كشتي كو ڈوبنے سے بچاليا' ايسي حالت ميں قبل اسكے كه فوجي سزا كي ترميم كا عملدرآمد شروع هو' خود فوجي افسروں كو سياسي اشتغال سے دست بردار هوجانا چاهئے -

اس اسپيچ كا عام طور پر بهت اچها اثر پڑا' اتحاد و ترقي كے حلقوں ميں تعريف كي گئي مگر (طنين) نے لكها كه كوئي فوجي افسر اسكے برخلاف نهيں هے بشرطيكه حزب الائتلاف اپني خفيه تدابير اور اجانب كے هاتهوں ميں كهلونا بننے سے باز آجاے -

لیکن حزب الائتلاف قسطنطنیه کے برٹش سفارتخانے میں اپنا کام بڑی هوشیاری اور مستعدی سے انجام دے رهی تهی' ابهی (محمود شوکت) کی ترمیم پر سلطان المعظم کے دستخط بهی نہیں ہوے تہے که دو واقعات ایک ساتهه ظاهر هوے' اول تو مسئله صلح کی اندرونی ریشه دوانیاں' دوسرا مناستر میں باره رجمنٹوں کی بغاوت کی خبر کا اعلان' یه حالت دیکهکر (محمود شوکت) کو کفاره کشی کے سوا اور کوئی چارۂ کار نظر نہیں آیا اور انهوں نے معاً اپنا استعفا وزیر اعظم کے پاس بهیجدیا' اسکے ساتهه جو چٹهی انهوں نے لکهی تهی اسکا ترجمه (العلم) میں چهپ گیا هے' وه لکهتے هیں:

"پچهلے آخری دنوں میں جب اسکی ضرورت محسوس هوئی که فوجی افسروں کو اشتغال سیاسی سے باز رکهنے کیلئے ایک قانون وضع کیا جاے تو اس عاجز نے دو دفعات پیش کیں تاکه بصورت ضمیمۂ قانون تعزیرات عسکری کے قرار دیا جاے' مجلس مبعوثان نے اسے منظور کیا اور مجلس اعیان نے بهی آج اسکو پاس کردیا' پس اب وه ایک باقاعده قانون هوگیا هے' اسکا حکم اب قطعی هوگا اور عنقریب تمام فوج پر نافذ هوجاے گا -

تین سال هوگئے که میں منصب وزارت پر مامور هوں' اور اتنے هی عرصے سے یه مسئله بهی پیش نظر هے' پس میں مصلحت اب اس میں دیکهتا هوں که اس نئے قانون کے احکام کا نفاذ میری جگهه کسی نئے وزیر جنگ کے هاتهوں عمل میں آے -

نیز گذشته ایام میں کثرت اشغال کے سبب سے مجهے بہت محنت کرنی پڑی هے اور اسکا اثر بهی محسوس کررها هوں پس عهدۂ وزارت جنگ سے اب میرا استعفا منظور کیا جاے -

میں آپ کی خدمت سامی میں اپنا دلی شکریه اس توجه و لطف کیلئے بهی پیش کرتا هوں جو گذشته نو ماه کی معیت میں آپکی جانب سے مجهپر مبذول رهی هے' اور آپنے همیشه اُن وسائل کو فراهم کرنے پر توجه فرمائی هے جس سے مجهکو اپنی ماموریت میں سہولت اور آسانیاں ملتی رهیں"

(محمود شوکت - ۹ جولائی)

کامرید کی ممالک اسلامیه میں مقبولیت

همارے محب عزیز و جلیل مسٹر محمد علی کا (کامرید) روز بروز ممالک اسلامیه میں جسقدر مقبول هورها هے' ایک خاص مصلحت سے هم چاهتے هیں که اسکا ذکر کریں -

(کامرید) ابتدا سے بہت کم عربی اخبارات کو مبادلے کے لئے بهیجا گیا' لیکن تاهم اسکے دلچسپ اور پر زور مضامین نے اپنی جگه وهاں بهی ڈهونڈهکر بہت جلد پیدا کرلی' هم کئی مہینوں سے برابر دیکهه رهے هیں که المؤید' العلم' اور اللوا میں اسکے مضامین کا ترجمه کیا جاتا هے اور ابکی ڈاک میں بهی انکے دو لیڈر (مسلمانان چین و روس) بتغیر زبان موجود هیں' قسطنطنیه کے مشهور با وقعت جرنل (ثروت فنون) نے انکے کارٹون نقل کئے اور اب انکا فوٹو بهی چهاپا هے' اور یه تو شاید کامرید کے ناظرین کو معلوم هے که ترکی کا دفتر جنگ باقاعده طور پر انکے حلقے میں شریک' یعنے کامرید کا خریدار هے

هم ان باتوں کو فی نفسه چنداں اهمیت نہیں دیتے' اگر ایسا هوا هے تو ایک اچهے اخبار کیلئے اس سے زیاده هونا چاهئے' المؤید وغیره نے اگر ترجمے شائع کردیے تو یه کونسی عزت بخشی هے' کامرید کو تو ایسی ترقی کرنی چاهئے که ٹائمس اور پالمال گزٹ اسکے اقتباسات چهاپیں-

لیکن هم ان حالات کو دوسری نظر سے دیکهتے هیں اور خوش هوتے هیں' مسلمانوں کی دنیا میں بین الملی زبان عربی تهی اور مختلف اطراف عالم کے مسلمانوں میں باهم ذریعۂ اتحاد هونے کے لحاظ سے ایک قدرتی اسپرنٹو کا کام دیتی تهی - مگر هندوستان کے مسلمان اب عربی میں چار لفظ بول تو سکتے نہیں' عربی میں اخبار و رسائل کیا نکالیں گے' ایسی حالت میں غنیمت هے که انگریزی زبان کی عالمگیری کے سبب سے کم از کم اتنا تو هوا که اهل مصر و قسطنطنیه هندوستان کے مسلمانوں کے خیالات سے کامرید کی بدولت براه راست واقف هوسکے اور ایک ذریعۂ اتحاد و مبادلۂ خیالات پیدا هوگیا -

البته مسلمانوں کو اپنی بدبختی پر رونا چاهئے که آج اپنے اخوان مصر و عثمانی سے ملنے کیلئے انهیں اپنی تمام زبانیں چهوڑ کر انگریزی زبان کا سهارا ڈهونڈهنا پڑا هے اور حالت اسدرجه گئی گذری هے که افسوس کی جگه اسی کو غنیمت سمجهکر هم اسپر خوش هو رهے هیں-

حقا که با عقوبت دوزخ برابر ست
رفتن به پاے مردی همسایه در بهشت

باز از نجد و از یاران نجد

اب تو یه حال هوگیا هے که خواه کوئی بحث هو' مسلمانوں کی پولیٹیکل خودکشی کا مسئله همارے سامنے آجاتا هے - (کامرید) کو دیکهکر اُن لوگوں کو شرمانا چاهئے جو برسوں سے یه کهه کهه کر قوم کے تمام اعضاے عامله کو شل کررهے هیں که "مسلمانوں کیلئے ابهی پولیٹکل کاموں کا وقت نہیں آیا" اور دلیل یه پیش کرتے هیں که "هندوں کے مقابلے میں هم میں تعلیم اور قابلیت کالمعدوم هے" لیکن اگر اپنے تئیں همیشه ایسا هی اپاهج اور معطل سمجها جاے گا جیسا که برسوں سے یقین کرایا جارها هے' تو وقت تو قیامت تک نہیں آئیگا - قابلیت اور صلاحیت بهی مثل عام قواے انسانی کے ایک قوت هے اور خارجی محرکات کی محتاج' جب مسلمانوں کے سامنے ابتدا سے کوئی بلند نقطۂ نظر اور جوش انگیز مقصود نہیں هے تو قابلیتیں کیونکر ظهور کریں اور آدمی کیونکر پیدا هوں- یہی مسٹر محمد علی هیں جو ان تمام تعلیمات و هدایات عالیه کے مرکز جمود (علی گڈه کالج) کے تعلیم یافته' اور ایک دیسی ریاست کے عهده دار تهے - چند مضامین اور ایک رساله لکهکر انهوں نے اپنی قابلیت ضرور منوالی تهی' لیکن کوئی بهی انکی موجوده حیثیت علمی سے واقف نه تها' لیکن جب زمانے نے مهلت دی اور قوتوں کو چمکنے کے اسباب میسر آے' تو آج کوئی نہیں جو اُنکی انگریزی انشاپردازی اور قوت تحریر و بحث کا معترف نهو-

آج بیسوں سوالات ہیں جو مسلمانوں کی نسبت بمقابلۂ اقوام معاصر خود ارکان کالج پبلک میں لاتے ہیں اور ہمارا پانچ چھہ سال سے یہ عقیدہ ہے کہ سب کا جواب ایک ہی ہے - کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں انگریزی تعلیم ہندؤں کے مقابلے میں کیوں بے اثر ہے ؟ ہندؤں جیسے قابل اشخاص کیوں نہیں پیدا ہوتے ؟ سحر بیان اسپیکر اور جادو نگار اہل قلم کیوں ہم میں عنقا ہیں ؟ ایثار نفس اور فدویت کی جو مثالیں بکثرت اُن میں ملتی ہیں، کیوں ہم میں مفقود ہیں؟ اِن تمام سوالات کا جواب صرف یہ ہے کہ ہمارے اندر وہ (روح القدس) نہیں ہے جسکی طاقت بخشیونسے -

دیگران هم بکنند انچه مسیحا می کرد

دنیا میں دوہی چیزیں ہیں جو انسان کی قوتوں اور امیال و جذبات پر حکومت کرتی ہیں، مذہب اور پالیٹکس - انہیں دو چیزونکی پیدا کی ہوی وہ روح القدس ہے جو مس کو طلاے خالص بنادیتی ہے اور ناقابلوں کو جوہر گرانمایہ، لیکن مسلمانوں نے مذہب کے ساتھہ جو کچھہ کیا وہ ظاہر ہے اور پالیٹکس کو تو آدم کے باغ عدن کا شجر ممنوعہ قرار دیدیا کہ (ولا تقربوا هذه الشجرة فتكونوا من الظالمين-) صرف ایک تعلیم کے سرد اور پامال مسئلہ کو لیکر پیٹنا شروع کردیا اور ابتک یہ داستان ختم ہوتی نظر نہیں آتی، پھر ظاہر ہے کہ اگر قوۃ بیانیہ جوش میں آئے تو کس موضوع پر؟ قابلیتیں چمکیں تو کس اسٹیج پر؟ قلم زور دکھلائے تو کس سبجکٹ پر؟ ایثار و خود فروشی کا ولولہ پیدا ہو تو کس کے لئے ؟ اخوان وطن میں سرزمین ہند کا سب سے بڑا فرزند (گوکھلے) ابتدا سے ساٹھہ ستر روپئے پر اپنی زندگی وقف کئے ہوے ہے اور ایسے بیسیوں ہیں، آپکے (قرطبہ) اور (غرناطہ) کو آجتک ایک شخص بھی ایسا نہیں ملا جو کم از کم دوسری جگہ کے اضافۂ تنخواہ پر للچانے کی جگہ کالج ہی کی گرانقدر تنخواہوں پر قناعت کرلے - اسمیں ان لوگوں کا قصور نہیں، سوال یہ ہے کہ کالج میں کونسی شے ہے جو دلوں کو اپنی طرف کھینچے اور طبیعتوں میں جوش اور خود رفتگی پیدا کرے ؟ آپکے پاس دینے کیلئے کیا ہے جو دوسرونسے انکی بہترین متاع مانگتے ہیں ؟ خدا بخیل نہیں، اور ہماری رگوں میں بھی وہی خون ہے جو اوروںکے اندر دوڑ رہا ہے، لیکن ساری محرومی اسلئے ہے کہ کوئی فصاد نہیں جو نشتر لگاے -

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب هست

تاهم ہم نے جب کروٹ نہ لی، تو خود زمانے نے چابک کا ہاتھہ سنبھالنا شروع کردیا، اب حالات خود بخود پلٹ گئے ہیں، کل تک جنکو گالیاں دی جا رہی تھیں اُنہیں کے پس خوردے سے آج اپنے دسترخوان کو رونق دی جا رہی ہے، پھر اصرار اسپر ہے کہ کھائیں گے تو گڑ، مگر گُلگُلوں کا نام زبان پر نہ آئے - اچھی بات ہے - یہی سہی - مقصود کام سے ہے، اگر آپ بغیر منہ بنائے دوا پی لیں اور کہیں کہ دوا نہیں، شربت ہے ؛ تو ہمیں اس سے کیا فائدہ کہ خواہ مخواہ دوا کا نام لیکر آپکو چڑھائیں -

زاهد امید رحمت حق اور ہجوے مے !
پہلے شراب پیکے گنہگار بھی تو ہو

چند سطرین لکھنا چاہتے تھے مگر بات کہانسے کہاں پہنچ گئی :

رات اور زلف کا یہ افسانہ قصہ کوتہ بڑی کہانی ہے

مصر کی حزب الوطنی کے مصائب

ریوٹر نے جس مصری سازش کی خبرین شائع کی تہین پچھلے دو ہفتے کی مصری ڈاک مین اسکے تفصیلی حالات آئے ہین مگر افسوس کہ قلت گنجایش سے مجبور ہین -

یورپ نے اپنی حکومت، غلامی، اور تہذیب و تمدن کے ساتھہ اور جو نئی تعلیمات دی ہین، ان مین ایک اصل اصول آزادی کیلئے خونریزانہ جد و جہد ہے، ہمکو یہ معلوم نہ تہا اور نہ ہم اسپر عمل کرنا انسانیت کا مقتضی سمجھتے ہین، مگر اسنے اپنی تاریخ اور اپنے خونین انقلاب کی داستانین پڑھا کر مشرق کو یہ راستہ بہی دکھلادیا (مرحوم مصطفی کامل پاشا) تک مصر مین وطنی جد و جہد قلم تک محدود تہی، لیکن (حادثۂ دنشواے) کے بعد سے ایک نیا دور اسپر طاری ہوا اور ہندوستان کے پچھلے واقعات اور علی الخصوص انگلستان مین (ڈھینگڑا) کے مشہور خونریزانہ اقدام نے وہاں کے نوجوانوں کو نیا راستہ دکھلادیا، اس سلسلے کا پہلا واقعہ (غالی پاشا) کا قتل تہا -

لیکن اب مصری گورنمنٹ مدعی ہے کہ خدیو اور لارڈ کچنر کے برخلاف ایک تازہ سازش کی گئی تہی، اس جرم مین پہلے (شبرا) کے قہوہ خانے سے تین نوجوان پکڑے گئے، امام واکد، محمود طاہر عربی، اور محمد عبدالسلام، آخرالذکر شخص (اللوا) میں مضامین لکہتا تہا اور ریوٹر کی پہلی تار برقی پڑھکر ہمکو اسی کا خیال ہوا تہا، لیکن بعد میں پولیس نے مصطفی پاشا کے مدرسہ کی تلاشی لی، انکے چہوٹے بہائی حسن حسنی افندی کو بہی گرفتار کرلیا، اور بڑے بہائی علی فہمی کامل مالک اللوا کے یہاں تلاشی لیکر ایک آہنی صندوق سے کاغذات بہی لیگئی، مجرمون کے پاس سے (بندے ماترم) کے پرچے بہی نکلے ہیں، جو (جنیوا) سے اب شایع ہوتا ہے، انکی تصویرین بہی پولیس نے اپنی مثل کے ساتھہ شامل کردی ہے جنکے نیچے فخر و ادعا، اور خفیہ منصوبوں کی طرف اشارہ کرنے والے اشعار درج ہیں -

پولیس نے نہایت چالاکی اور ہشیاری سے ان لوگوں کا سراغ لگایا، یہہ لوگ کبہی اسکندریہ مین دو فرانسیسی شخصون سے ملنے جاتے تہے، کبہی مصطفی کامل کی قبر پر جمع ہوتے تہے اور کبہی شہر سے باہر ویرانون میں پائے جاتے تہے - (شبرا) کے قہوہ خانے مین پولیس کے افسر عرب دہقانیون کا بہیس بدلکر چلے گئے اور دوسرے کمرے مین بیٹہکر تمام باتین سنین اور پھر جب یہہ لوگ وہاں سے نکلکر ٹریم مین بیٹہہ گئے تو چند کانسٹبلوں کو اشارہ کرکے گرفتار کرادیا، انکے پاس سے (رائفل) بہی برامد ہوی ہے، امام واکد اور عبدالسلام کو مشتبہ حالت مین اُس وقت دیکہا گیا تہا، جب لارڈ کچنر قاہرہ کے اسٹیشن پر سفر یورپ کیلئے جارہے تہے - اللوا اور العلم کے مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر پوری ثبات و عزم سے قائم ہین -

نامورانِ غزوۂ طرابلس

بیک باشي نشأت بے　کمانڈر موسی بے　ایک مراکشي مجاهد

زواره کے عثماني کیمپ کے افسر

اس گروپ میں (نشأت بے) کیلئے کسي تقریب کي ضرورت نہیں، ناظرین ابتداے جنگ سے انکا نام سن رهے هیں اور جانتے هیں که اس نامور افسر نے ابتدا کي نازک گهڑیوں میں کس طرح دشمنوں کو پے در پے شکستیں دیں

انکے ساتهه هي مشهور مجاهد غزوۂ طرابلس، کمانڈر (موسی بک) کهڑے هیں، انسے ناظرین بهي بےخبر نہیں، مسٹر (بنیت) اور مسٹر (میکالا) نے اپني کتابوں میں انکے کارناموں کا خاص طور پر ذکر کیا هے اور یه اس میدان جهاد کے " سابقون الاولون " میں سے هیں، انکي مستقل تصویر جو مسٹر میکالا نے پنسل سے بنائي تهي هم کسي آئنده نمبر میں مع بعض خاص معرکوں کي تفصیل کے درج کریں گے -

تیسرا قابل ذکر شخص ایک مراکشي مجاهد هے، اسکا نام معلوم نہیں، مگر اصل گروپ کي کاپي کے نیچے ظاهر کیا گیا هے، که حضرت غازي (انوربک) کے ساتهیوں میں سے هے، اور (خمس) کے معرکے میں یادگار خدمات انجام دیچکا هے- متع الله الاسلام والمسلمین بطول حیاتهم و حفظ وجودهم من شر اعداء الاسلام والمله -

ملازم احمد خیري بک

یه قسطنطنیه کے انجینیرنگ اسکول کا معلم تها، غازي (انوربک) کے جانے کے بعد جب طرابلس میں ترکي فوج کي قلت، اور ابتدائي اتالین فتوحات کي خبریں شائع هوئیں تو یه بهي وطن سے نکلا اور براه تیونس عرب بدّونکا بهیس بدلکر طرابلس پهنچ گیا، اب وهاں توپ خانے کا افسر هے - پہلے بنغازي میں تها، پهر طبرق میں (ادهم پاشا) نے بلالیا اب زواره کے اسلامي کیمپ مین مصروفِ دفاع و خدمتِ وطن هے-

ملازم احمد خیري بک

معزز معاصر (وکیل) نے اس هفتے (یونیورسٹي) پر جو لیڈر لکها هے هم اسے پورا نہین پڑهسکے مگر سرسري نظر سے معلوم هوا که حق گویانه اور آزادانه لکها گیا هے - جزاه الله عني و عن سائرالمسلمین خیر الجزا، خدا تعالی همارے تمام معاصرین کو ایسي هي حق گوئي اور آزادي کي توفیق عطا فرماے که وقت نازک، اور اسلام اپنے پیروؤں سے اپني حق خدمت کا مطالبه کر رها هے-

شیخ المجاهدین، محبوب الاسلام والمسلمین

البطل العظیم غازی انور بک

متع اللہ الاسلام والمسلمین بحفظ وجودہ وطول حیاته

(۲)

آثار تہذیب و تمدن میدان قتال میں

(از المحقق)

آجکل طرابلس کیسے متضاد حالات و مناظر کا مجموعہ ہے ! ایک طرف تو تلواروں کي جھنکار اور توپوں کي گھڑگھڑاهٹ سے هنگامۂ دار و گیر برپا ہے' دوسري طرف اشاعت تعلیم و تہذیب' اور نشر حضارۃ و مدنیۃ کے وہ اثار نظر آرہے هیں جنکو دیکھکر یقین نہیں کیا جاسکتا که اس سرزمین میں خوني آلات کو کبھي بھي قدم رکھنے کا موقعه ملا ہے -

اطالیوں نے ابتدا میں متعدد انجینیر مع تمام اسباب و سامان کے بھیجے تھے تاکه ساحل سے داخلي مقامات تک ریلوے لائن کے خطوط بچھادے جائیں اور بڑي بڑي امیدوں کو لیکر تھوڑا سا کام بھي شروع کیا تھا' لیکن وہ سب اُس (عثماني علم) کے سایے میں مدغم هوگیا جو اٹالین مورچوں سے چند میلوں کے فاصلے پر نہایت اطمینان اور سکون سے لہرا رہا ہے !

البته (غازي انور بک) ابتدا سے یہاں امن اور قتال' دونوں کے انتظام میں مصروف هیں' اور جسطرح باوجود کمال بے سرو ساماني اور افلاس کے اُنکا قتال و جهاد تعجب انگیز تھا' اُس سے کہیں زیادہ تلواروں کے سایے' گولیوں کي بارش' اور خون کے فواروں کے نیچے اُنکا امن و سکون کے تعلیمي و تمدني انتظامات کا جاري رکھنا ایک خارق عادت اور انساني معجزہ معلوم هوتا ہے !

لیکن (انور بک) کا وجود هي معجزہ ہے ! (انور بک) دفاعي انتظامات سے فارغ هوتے هي ملک کي تعلیمي حالت کي اصلاح پر متوجه هوگئے تھے' انھوں نے اپنے خاص معتمد فوجي افسروں میں سے ایک منتخب جماعت چن لي ہے' اُن میں سے ایک قابل اور یورپ کے سند یافته افسر کو (ڈائرکٹر) تعلیم مقرر کیا ہے' ایک خاص صیغه تعلیم (زراعت) کیلئے قائم کیا ہے' اور ایک (صنعت و حرفت) کي تعلیم کیلئے' اِن صیغوں کے مدرسے قائم هوچکے هیں اور اس نظم و باقاعدگي سے سلسلۂ تعلیم و تعلم جاري ہے که اگر اسکے تمام حالات دنیا کو سنایے جائیں تو شاید بہت کم لوگ اعتبار کریں •

ان مدرسوں کو دائمي طور پر مستحکم کرنے کیلئے ضرور تھا که اساتذہ اور معلموں کا بھي انتظام کیا جاتا' چنانچه اسي خیال سے حال میں (مدرسۃ الصنایع) کے قریب ایک مدرسۃ المعلمین (ٹریننگ کالج) بھي قائم کیاگیا ہے اور عنقریب اسکا افتتاح هوگا -

شب و روز (انور بک) انھیں اعمال مهمه میں مصروف رهتے هیں' ایک بہت بڑا زریں اصول انکا یه ہے که ایک لمحه بھي کسي غیر ضروري یا کم ضروري کام میں صرف کرنا پسند نہیں کرتے' صرف اهم اور مقدم کاموں کا پروگرام هر وقت اُنکے سامنے رهتا ہے' اور اپني زندگي کے بہترین ایام راحت و شباب کو انکي انجام دهي پر قربان کرتے رهتے هیں -

میدان جنگ کي طرف سے وہ بالکل مطمئن هیں' اُنھیں جسقدر انتظام کرنا تھا کرچکے' جو فوج اُنکي اشاروں پر اپني جانیں قربان کر رهي ہے' اُسکي قوت اور شجاعت پر انکو پورا بھروسه ہے اور کسي نئي آزمائش کي ضرورت نہیں -

(انور بک) نے در حقیقت دنیا کو بتلادیا که جنگ کے معني کسي ملک کي تخریب و تعذیب هي نہیں ہے' اور نه فوجي شرف کا صرف یہي اقتضا ہے که زندگي کو دشمنوں کے دفاع پر قربان کردے' بلکه اس سے بھي بڑھکر یه ہے که ملک کي سعادت و ترقي کے پیچھے اپني زندگي اور زندگي کي قوتوں کو صرف کردے -

(انور بک) نے روپیه کي ضرورت کے مسئله کو بھي حل کردیا ہے اور ایک قرش سے لیکر ایک گیني تک کے (کرنسي نوٹ) جاري کردیے هیں' ابتدا میں بعض لوگ ڈرتے تھے که شاید بادیه نشین عرب ان کاغذي سکوں کو دیکھکر برهم نهوجائیں لیکن تقریباً تمام اهل عرب نے اُنھیں قبول کرلیا' بلکه بعض دور دراز مقامات کے قبائل بھي انکے ساتھه شامل هوگئے -

یه انجمن (اتحاد و ترقي) کے کارنامے هیں' جنسے وہ میدان جنگ میں بھي غافل نہیں -

مراکش کا ملت فروش فرمانروا (مولاي حفیظ)

کارزار طرابلس

عثماني هوائي جهاز کي رسم افتتاح قسطنطنیه میں

مصر کي ڈاک

—.—

میدان جنگ سے تار

المؤید کے نام

(درنه ۱ - جولائي ۲ کو بقبق سے روانه هوا) دو نئے نامه نگار یہاں پہنچے هیں' موسیو (جوبر) اسٹریا کے ایک مشهور اخبار (نیي فري پریس) کا نامه نگار' اور موسیو (مولر) (برلنرٹگیبیات) کا نامه نگار جو جرمني سے نکلتا هے -

(مسئلۂ صلح پر اهل عرب کا اعلان عام)

(بني غازي ۲ جولائي - بقبق ۳) دول یورپ مسئلۂ صلح کي نسبت ریشه دوانیاں کر رهے هیں' شاید یه سمجهکر که بعض شرائط کے ساتهه ایسا هو جانا ممکن هے' مگر انکو یہاں کي حالت معلوم نهیں -

اس سے پہلے آپ سن چکے هیں که تمام اهل عرب نے جمع هوکر عثماني کیمپ میں کیا معاهده کیا هے ؟ لیکن آج مجهکو (المؤید) کے نام ایک پیغام دیا گیا هے' تاکه آپ اُسے اخبار میں شائع کردیں :—

" عثماني کیمپ میں تمام عربوں نے بالاتفاق جمع هوکر اور (قرآن مجید) پر هاتهه رکهکر ان لفظوں میں قسم کهائي هے که گو هزار برس تک بهي جنگ قائم رهے تو بهي هم هرگز تلوار نه رکهیں گے جب تک همارے سرزمین اٹلي کے کفار و ملاعنه کے قدموں سے بالکل پاک نهو جاے -

دول یورپ باب عالي سے صلح کي نسبت خواه کچهه هي گفتگو کرے' اور خواه دولت عثماني کاغذات صلح پر دستخط بهي کردے لیکن وه همارے لئے بالکل بے اثر هوگا' اور هم اسکو اسطرح سنیں گے گویا کوئي واقعه هوا هي نهیں -

وه تمام سنوسي خانقاهوں کے مشائخ' اور تمام قبائل عرب کے شیوخ جنمیں سے قبیلۂ عواقیر' مغاربه' درسه' عرفه اور عبید کے ساتهه هزار مسلح مجاهد صرف (بنغازي) میں موجود هیں' اور جبل اخضر' درنه اور طبرق وغیره مقامات کے قبائل انکے علاوه هیں' (المؤید) کے ذریعه اعلان کرتے هیں که اب (طرابلس) کے مسئله کا حل صرف دو هي صورتوں میں ممکن هے اور کوئي تیسري صورت ممکن نهیں یا تو

(اٹلي) زور شمشیر سے تمام طرابلس و برقه کو فتح کرلے' یا همیشه کیلئے شکست قبول کرکے اپني تمام فوج مع اپنے مطالبات کے یہاں سے بلالے -

هم تمام اهل عرب چاهتے هیں که عالم اسلامي کے اخبارات همارے اس پیغام کو تمام عالم میں مشتهر کردیں' اور علی الخصوص قسطنطنیه اور بڑے بڑے ملکوں کے دار الحکومتوں کو اسکا علم هوجاے تاکه وه مسئله صلح کي نسبت بیکار اپنا وقت ضائع نه کریں -

دس عربوں نے ایک اٹالین مورچے کو درهم و برهم کردیا

(بني غازي ۹ جولائي - ۱۰ بقبق) چند راتوں سے اهل عرب کي ایک ٹکڑي دشمنوں کي تاک میں لگي هوئي تهي' بالاخر وه زیاده عرصے تک کسي مناسب موقعه کا انتظار نه کرسکي' اور کل دس عرب مجاهد یکایک اٹالین مورچوں میں گهس گئے' جن دشمنوں سے وهاں مقابله هوا وه سب کے سب سوار رسالے کے سپاهي تهے اور مجاهدین پیادے' لیکن تاهم عربي فتح و نصرت کا کلّیه یہاں بهي قائم رها اور سات دشمنوں کو ته تیغ کرکے آلات جنگ کي لوٹ کے ساتهه کامیاب واپس آئے -

ابتو هر موقعه پر عربوں کا رعب اور دشمنوں کي بزدلي کام دیجاتي هے' اطالیوں نے اپني سوار فوج کے وسط میں جب صرف دس پاپیاده عربوں کو دلیري سے لڑتے دیکها تو انکو یقین هوگیا که یه کوئي بهت بڑا عربي هله هے اور اصلي جماعت کمک پر آرهي هے' اس تصور کے ساتهه هي تمام اٹالین مورچوں میں بد حواسي پهیل گئي اور بلا امتیاز هر طرف سے گولے برسانے شروع کردیے' نتیجه یه نکلا که خود اطالي اپنے هي گولوں سے هلاک هوے اور عرب تو اور کوئي تها هي نهیں جو گولوں کي زد میں آتا -

عجیب بات هے که یه دس مجاهد اتنے بڑے مورچے سے صحیح و سلامت واپس آگئے اور انمیں سے کوئي بهي زخمي نهیں هوا -

---

عربي
فارسي اور اردو ٹائپ کی
اعلےٰ ترین چھپائی کیلیے
مستعد
هے

۹۳

ولايت كي ڈاک

— * —

محمود شوكت پاشا

—*—

محمود شوكت پاشا نے چونكه وزارت جنگ سے استعفا دے ديا هے لهذا ڈاكٹر اي - جے ڈبلن نے - جسوقت وه قسطنطنيه ميں مقيم تهے - خاص طور پر اُنسے ملاقات كي اور (ڈيلي ٹيلي گراف) كيلئے يه مضمون لكها :—

هر شخص سمجهه سكتا هے كه خواه ٹركي كا وزير جنگ هو خواه اٹلي كا ' اس جنگ كے متعلق كس قسم كے خيالات ظاهر كريگا ' كسي محارب طاقت كا وزير جنگ آشتي پرست جماعت كے جذبات كا ' گو وه تحسين و آفرين كے لائق هوں ' كبهي هم آهنگ نہيں هوسكتا - اُسكے لئے ضرور هے كه اپنا چهره شاد و مسرور بنائے رهے اور اپنے غير ممكن الحصول توقعات كو بهي اسطرح رونق ديكر دكهلاے كه يقينيات كے درجے تک پهنچ جائيں - جب يه معلوم هے تو پهر سوال

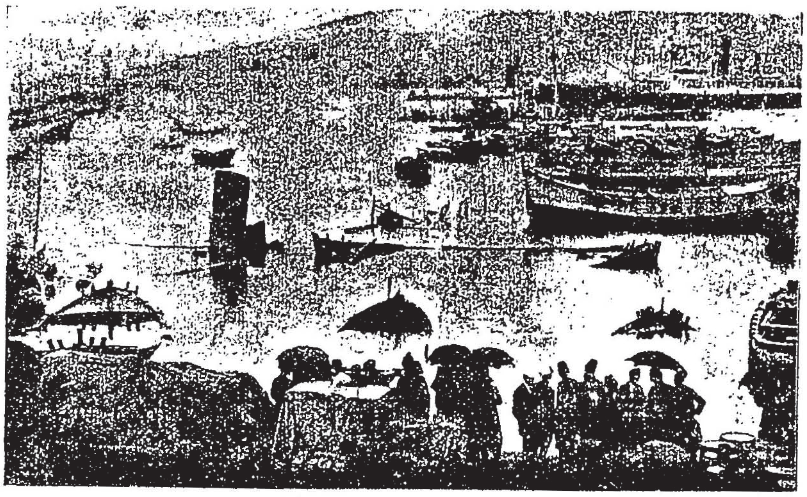

ساحل بيروت پر گولا باري

پيدا هوتا هے كه اُسكو پهر اظهار خيال كي زحمت هي كيوں دي جائے ؟ ليكن اسكے جواب ميں بهت سي معقول وجوه هيں -

سب سے بڑي وجه تو يه هے كه لوگ اس امر كے جاننے كے لئے بے چين هوتے هيں كه ايسے وقتوں ميں اُسكے چهرے كا رنگ ' اسكي گفتار كا ڈهنگ اور اُسكي وضع وقطع كيسي نظر آتي هے ؛ جب غير متوقع سوالات پوچهے جاتے هيں اُسوقت انداز جواب كيا هوتا هے ' آيا اپنے طرز پر بولتا هے ' يا آرا و اميال كي تبديليوں كو دهراتا هے اور يا پهر اپنے رفقا كے كلمات و جذبات كي ترجماني كرتا هے - يهي وجوه تهيں جو مجهے (محمود شوكت پاشا) تک لے گئيں اور جب ميں واپس آيا تو مجهكو يقين كامل هوگيا كه ميرا ملنا رائگاں نه گيا -

حسب معمول يه (جنرل) اپنے كشاده سرخ و سفيد و زرين رنگ كمرے ميں بيٹها بڑي تيزي سے اپنے كاغذات پر دستخط كر رها تها - ميرے سلام كا جواب ديكر اُسنے كها " قدرے توقف ' ميں ابهي آپكي خدمت گذاري كے لئے تيار هو جاتا هوں " - كئي لمحے گذر گئے ' اس اثنا ميں ميں اُسكے كام كے طريقے كو بغور ديكهتا رها - في الواقع نهايت دلچسپ طريقه نظر آيا - ميں نے اور وزراے جنگ كو بهي ديكها هے كه وه لڑائي كے دنوں ميں بے انتها مصروف رهتے هيں - پس يه قدرتي امر تها كه ميں اُنكے ساتهه اِسكا مقابله كرتا - (محمود شوكت پاشا) كے دفتر ميں ايک هي ملكي افسر حاضر تها جو چهوٹے چهوٹے مربع شكل كے كاغذات پيش كئے جاتا اور ايک لكڑي كے چمچے سے بالو اٹها اٹها كر دستخطوں كي روشنائي پر چهڑكتا جاتا - اكثر مشرقي لوگوں كيطرح وزير جنگ بهي لكهنے كے وقت ميز كو يكقلم آزاد كرديتا هے اور اپني بائيں هتهيلي پر كاغذات ركهكر بے تحاشا قلم گهسيٹتے جاتا هے - اُسكي دائيں جانب ميز پر (ٹيليفون) كا ايک (ٹرمپٹ) لٹكتا تها -

[دولت عثمانيه كے منجمله گنتي كے چند ٹيليفونوں كے يه بهي ايک هے - تا حال قسطنطنيه ميں سركاري ٹيليفونوں كے سلسلے كا كام كالعدم هے ' ليكن استنبول ميں بعض سركاري دفاتر نے بطور خود اِس ايجاد كا استعمال شروع كرديا هے اميد هے كه دو تين سال كے اندر ساري آبادي اس جديد آلے كو اپنے كاروبار كے لئے مهيا كرليگي] -

دلچسپيوں كا مركز

جب آخري كاغذ پر محمود شوكت پاشا كا سرطان شكل دستخط هو چكا تو ميں نے سلسله سخن يوں شروع كيا :

" آپ اسوقت تمام دلچسپيوں كے مركز هيں جنكي طرف تمام عالم كي نظريں لگي هوئي هيں " - اُسنے متبسم هوكر پوچها " يه كيوں " ؟

ميں — " اسلئے كه ٹركي كے دفاع نے انظار عالم كو اپني طرف كهينچ ركها هے اور اسوقت آپ هي اس دفاع كے روح رواں هيں - پهلے انور بک كا وجود جالب انظار تها ' ليكن چونكه اب تمام جد و جهد جزائر كي سمت منتقل هوگئي هے اور عنقريب اسكا قدم (ازمير) كا رخ كيا چاهتا هے ' اسلئے وطني دفاع كا زنده خلاصه آپ هي كا وجود هے - دنيا اس امر كے جاننے كے لئے مشتاق هے كه جب (روڈس) اور ديگر جزائر آپ كے قبضے سے نكل چكے تو اب فريقين جنگ كي نسبتي كيفيت كيا هے ؟ "

وزیر جنگ — " اب سے کیوں " ؟

میں — " کیونکہ عام طور پر یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ بحری کارروائی کا خاتمہ جزائر کے قبضے پر ہوا تو جنگ کی بہی نئی صورت قائم ہو جائےگی "

وزیر جنگ - " آپ لوگوں نے بہی کیا ایسا ہی فرض کرلیا ہے ؟ قوم میں جو نئی علامتیں پیدا ہوگئی ہیں وہ آپ کو نظر آتی ہیں ؟

میں - " گزشتہ دسمبر میں جیسی جنگ جو یا نہ روح نظر آتی تہی ابتک ذرا بہی اسمیں تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے ' بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ جوش اور بڑھا ہوا نظر آتا ہے - یہ ضرور ایک کہلی ہوئی بات ہے ' لیکن کہلی ہوئی باتیں بہی ہمیشہ انقطاعی نہیں ہوتیں - اکثر دیکھا گیا ہے کہ قومیں اپنی آنکہوں پر پٹی باندھکر صرف اپنے لیڈروں کے بتائے ہوئے مقامات پر ہی نگاہ رکھتی ہیں اسلئے میں فقط اس بات کے جاننے کا آرزو مند ہوں کہ تازہ حالات پر نظر کرکے آپ نے اپنی رایؤں میں ترمیم تو نہیں کرلی ؟ "

وزیر جنگ - " مطلق نہیں - ترمیم کا تو نام بہی نہ لیجئے جب ہم پر حملہ ہوا تہا اسوقت بہی ہم صلح و آشتی پر مائل تہے ' اور جب اس ظالمانہ حملے کی کہانی ختم ہو جائیگی اس وقت بہی ہم صلح ہی چاہینگے - آخر تک دفاع ہی ہمارا شعار رہیگا - قدرتی امور (دفاع) ترمیم طلب نہیں ہوتے - ہاں سلسلۂ عمل میں ترمیم ہوئی تو معلومات میں بہی التزاماً ترمیم ہوگی - ہمکو تلوار اپنی نیام میں ڈالنے پر اسوقت مجبور کیا جاسکے گا جب خود دشمن کی تلوار بہی نیام میں واپس ہو جائےگی "

هوائی جہاز اور سب میرین (تحت البحر کشتیاں)

میں نے کہا " حملہ عموماً موثر قسم کا دفاع تصور کیا جاتا ہے - میں نے آپ کے دشمنوں کو آپ کے طریق جنگ پر اس بنا پر نکتہ چینی کرتے دیکھا ہے کہ آپ لوگوں نے جدید آلات حرب مثلاً هوائی جہاز (دریی جیل) اور (تحت البحر) سے فائدہ نہیں اٹھایا - میرے خیال میں آتا ہے کہ کوئی وجہ ضرور ہوگی کہ آپ نے ان ایجادات پر توجہ نہیں کی "

وزیر جنگ - " جو نکتہ چیں اشخاص کہ ہمیں هوائی جہازوں کے اوپر سے بم کے گولے پہینک کر بحر ایجیین میں غنیم کے جہازوں کو تباہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ' وہ واقف کار اور ماہر فن نہیں ہیں میں ان چیزوں کو جانتا ہوں اور انپر بالتخصیص غور کر چکا ہوں ' میرے غور و فکر کا یہ نتیجہ نکلا کہ آزمودہ اور مقبول عام طریق جنگ پر ثابت قدم رہوں - هوائی جہاز فی گھنٹہ ۱۰۰ کیلومیٹر کی رفتار سے اڑتا ہے - اور جب پرواز بہت بلند ہو جاتی ہے تو نشانے پر نسبتاً ایک چھوٹی سی شے پھینکتا ہے مگر بہت ہی بلندی سے ' اب بتلائیے کہ مصارف تو بہت اٹھائے جاتے ہیں لیکن ان باتوں سے کون سا قیمتی نتیجہ مرتب ہوسکتا ہے ؟ هوائی جہاز پر سے نشانہ لگانا قطعی ناممکن اور یہ لفظ نشانہ اپنے مفہوم رائج کے اعتبار سے شرمندۂ معنی نہیں - یقین کیجئے اس اتفاقی نشانے کی قیمت کم ماننے کیلئے یہ صرف قیاس ہی نہیں ہے ' اسکی صداقت ہم نے حرفاً حرفاً مشاہدہ بہی کرلی - افریقہ کے دامن صحرا میں ہمارے نہایت با قاعدہ اور ہر طرحسے مرتب خیمے هوائی جہازوں کا نشانہ تہے - ہمارے دشمنوں کے لئے حالات گرد و پیش ہماری نسبت زیادہ مساعد اور ہمارے خیمے غیر متحرک اور غیر ساکن ہونے کی وجہ سے عمدہ نشانہ بن سکتے تہے لیکن با این ہمہ حالات اوپر سے بے شمار بم کے گولے پہینکے گئے مگر ہمیشہ نشانے سے بہت دور جاکر گرے ' اور کبہی اس تجربے میں دشمنوں کو کامیابی نہیں ہوئی ' پس جو کچہہ نتائج آنکہوں نے دیکہے ہیں اس سے ہمیں اپنے دشمنوں کی تقلید کی حرص نہیں ہوتی -

جرمنی روس اور ترکی

ڈیلی کرانکل کا نامہ نگار [برلن] سے لکہتا ہے : کل افواہ اڑی تہی کہ اٹلی اور ترکی کی جانب سے کچہہ دنوں کے لئے التواے جنگ کا اعلان ہونیوالا ہے - لیکن اس افواہ کی توثیق نہ تو روما سے ہوئی اور نہ قسطنطنیہ سے اور ترکی سفیر متعینۂ برلن بہی اس امر سے اپنی قطعی لاعلمی ظاہر کرتا ہے ' تاہم قابل اعتماد حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر بے بنیاد بہی نہیں ہے

معلوم ہوا ہے کہ قیصر جرمنی و زار روس کی ملاقات میں ایک مسئلہ ترکی و اٹلی کی جنگ کا بہی تہا - لیکن برلن میں ابتک اسکے تفصیلی حالات نہیں پہنچے - تا حال یقینی طور پر جہاں تک معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ دونوں گورنمنٹیں واپسی امن کی پالیسی پر کوشاں رہینگی - عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں شہنشاہوں اور انکے وزراء نے ایک ایسی اساس ڈھونڈہ نکالی ہے جسپر سعی امن کی تعمیر امکان سے باہر نہیں ہے - میں نے وہاں افسروں سے سنا ہے کہ دونوں شہنشاہوں نے تخلیے میں غیر معمولی طور پر رازدارانہ صحبت عرصے تک جاری رکہی -

ریوٹر کی تار برقیاں

(قسطنطنیہ ۲۹ جولائی) ایوان وزارت نے فیصلہ کرلیا کہ پارلیمنٹ کی برہمی کا انتظام آئینی طریقے سے کیا جائیگا -

عہد حمیدی کے امراکی معافی

(قسطنطنیہ ۱ اگست) ایک اعلان جاری ہوا ہے جسمیں ۱۳۰ جلاوطنوں کو معافی عطا کی گئی ہے - انمیں تمام عہد حمیدی کے امراء اور افسر بہی ہیں - گورنمنٹ نے پارلیمنٹ میں اس مضمون کی ایک تجویز پیش کی ہے کہ سلطان جب چاہیں پارلیمنٹ کو توڑ دے سکتے ہیں -

ریاستہاے بلقان میں اتحاد

(لندن ۱ اگست) ٹائمس کہتا ہے : یہ یقین مضبوط ہوتا جاتا ہے کہ کسی قسم کا قرار داد مابین بلغاریا و سرویا ' اور بلغاریہ و یونان ہوچکا ہے -

جزائر الجدین

(لندن اگست) ہاوس اف کامنس میں سر اڈورڈ گرے نے مسٹر نوئل بکسٹن کے سوال کے جواب میں کہا کہ لڑائی کے بعد جزائر ایجین پر اٹالین قبضہ ضرور بہت سی بحثیں پیدا کریگا

[الهلال الیکٹرک پرنٹنگ ورکس نمبر ۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ سے [ابو الکلام آزاد] نے چہاپکر شائع کیا]